کہیت تیار کرنیکا اہتمام لازم ہے۔ اور جب ماگہہ کا زمانہ آوے تب پونڈے کے ٹکرے
جسکو ٹوٹون کہتے ہین زمین مین نصب کرنا چاہیئے ہر ٹوٹون اس وضع کا ترشا ہوا ہو کہ
اوس مین دو صحیح آنکہہ تو ضرور موجود ہون بونیکے بعد پانی سے کہیت کو سیراب
کرنا چاہیئے اور اکثر سیراب رکہنا چاہیئے خاصکر ایام گرما مین کہ سیرابی کثیر کی حاجت
ہوتی ہے ٹوٹون کو نصب کرنے پر کچہہ عرصہ کے بعد پونڈے کی گاچہیان نمودار
ہونگی اور مرور ایام سے جسقدر ترقی کرتی جائنگی گنّے کی کاشت مین اس بات کا لحاظ ضرور
ہے کہ گنّے کے کہیت مین اکثر سوہنی اور کوڑنی ہوا کرے گہانس اور دیگر حشایش اگنے
نہ پائین ایسا کرنے سے پونڈا حسب مراد بالیدہ ہوتا ہے اوسکی شادابی و نرمی و شیرینی
ترقی کرجاتی ہے جس کہیت مین یکبار پونڈا بویا جاچکے پہر اوس کہیت مین دو سال پونڈا نہین بونا
چاہیئے یعنے اوس کہیت کو افتادہ طور پر رکہنا چاہیئے یا ایسی چیز بونی چاہیئے کہ جو بہت
جاذب مادۂ زمین نہو یا جسکے بونے سے زمین خود درست ہوتی ہو جیسے کدو ککڑی کہیرا
وغیرہ۔ جبتک پونڈا پختہ نہ ہولے زمین سے علحدہ نہ کیا جاے۔ ایام برشکال کے بعد
پونڈے مین پختگی آتی ہے۔ ایام سرما اسکے ذایقہ کئے جانیکا بہترین زمانہ ہے لیکن
احتیاط کے ساتھہ رکہنے سے کہیت مین پونڈا چیت تک بخوبی رہ سکتا ہے اور اسوقت مین
اسکی شیرینی اور بہی زیادہ ترقی کرجاتی ہے۔ غیر فصل مین بہی پونڈا تیار کیا جاسکتا ہے
صرف کسیقدر نگاہداشت زیادہ درکار ہوتی ہے۔

Plantain

کیلا

جسے عربی مین موز کہتے ہین ایک معروف اور مشہور درخت ہے بنگالہ اور دکن مین کثیر الوجود ہے
مگر ہندوستان کے اکثر حصون مین روئیدہ ہوتا ہے۔ شملہ کے جواری دیہات مین
بہی کیلے کے درخت قلیل نہین ہین اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کیلا بعض کوہی مقامون مین

بھی روئیدہ ہونیکی صلاحیت رکھتا ہے۔ اطراف کونگڑہ مین جو دریاے ستلج کے کنارے واقع ہے اسکے درخت دیکھے جاتے ہین بمبئی مین بھی کیلے کی بعض عمدہ قسمین موجود ہین - ہندوستان کے علاوہ امریکہ مین کیلا بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ ایشیائی مقامونمین سے سواحل بلاد عربستان ویمن وعمان وبصرہ وبنادر ایران مین بھی کیلا پایاجاتا ہے مگر نہ اوس کثرت کے ساتھ جیساکہ ہندوستان مین اسکی کثرت دیکھی جاتی ہے -

باغون مین لگانیکے قابل جو کیلے کی قسمین ہین مندرج نقشہ ذیل ہوتی ہین -

نمبرشماری	نام قسم	کیفیت
١	مرتبان Martaban	اسکا اصل نام اِمرت بان ہے مجھے یاد آتا ہے کہ مصنف آرائش محفل نے بھی نام لکھا ہے بہرحال نام جو ہو یہ کیلا بہت عمدہ اور نفیس ہوتا ہے بلکہ بعضون کی یہ راے ہے کہ بنگالہ مین اس سے بہتر کوئی کیلا نہین ہوتا ہے لیکن فرمنجر صاحب چمپاکو تمام اقسام کے کیلون پر ترجیح دیتے ہین مولف کی دانست مین مرتبان کو اگر چمپا پر ترجیح نہین ہے تو برابری مین کوئی گفتگو بھی نہین ہے لیکن ہے یہ کہ فرمنجر صاحب کا تجربہ مولف سے وسیع تر ہے عمدہ چمپا ممکن ہے کہ تمام اقسام کے کیلے پر مرجح ہو۔
٢	چمپا Chumpa	بقول فرمنجر صاحب اس سے زیادہ کوئی کیلا

		لذیذ نہین ہوتا ہے۔ واقعی اسکی عمدگی بہت کچھہ قابل تعریف ہے اس قسم کے کیلے کا درخت سرخی مایل ہوتا ہے۔ تنہ اور پتے مین سرخی ہوتی ہے اسی سرخی کے باعث اور اقسام کیلہ سے فورًا تمیز ہوجاتا ہے۔ چمپا کی پہلی چھہ انچ طول مین ہوتی ہے پکنے پر زرد کہربای رنگ ہوجاتی ہے۔ اور جب تک کہ خوشی سے اسکی پہلیان غایت پختگی سے خود جدا نہ ہونے لگین تب تک سمجھنا چاہیئے کہ مراد پر نہین آیا ہے۔
۳	چینی چمپا (Chumpa)	چمپا کے مانند ہوتا ہے فرق یہی ہے کہ اسکی پہلیان چمپا کی پہلیون سے چھوٹی ہوتی ہین۔
۴	ڈھکی Daccah	یہ قسم بھی عجیب لذیذ ثمر پیدا کرتی ہے۔ بدانست مولف ڈھکی مرتبان چمپا چینی چمپا یہ سب قسمین ایک دوسرے کی ہم پہلو ہین اور یکسان قابل توجہ ہین۔ مرتبان کے درخت سے ڈھکی کو بڑی مشابہت ہے فرق اسیقدر ہے کہ ڈھکی کا اعلے حصہ کے تنہ مین جو سرخ دھاریان ہوتی ہین وہ مرتبان کی دھاریون سے تین گونہ زیادہ عریض ہوتی ہین سوا اسکے ڈھکی کے برگ کے نیچے والی سطح مین مایدہ یا چونے کے سفوف کیطرحکی کوئی

نمبر	نام	کیفیت
		شئے سفید بہ کثرت ہوتی ہے جو چھونے سے ہاتھون مین لپٹ آتی ہے ۔ اس کیلے کی پھلیان طول مین ۴ انچ تک ہوتی ہین پختہ ہونے پر اسکا پھل ہلکا زرد رنگ ہوجاتا ہے۔ مگر نوک اور ڈنٹھی ہری کچور رہجاتی ہے۔ حالت غایت پختگی مین بھی اسکی پھلیان گھود سے بخلاف چمپا کی پھلیون کی مضبوطی کے ساتھ لگی رہتی ہین ۔
۵	چینیا	اسکی پھلیان چھوٹی ہوتی ہین اور پختہ ہونے پر کھایا جانیکے قابل شیرین ہوجاتی ہین۔ صوبہ بہار مین اسکی دو یا تین قسمین دیکھی جاتی ہین اور وہان کے باغون مین اسکے درخت کثیر الوجود ہین۔
۶	مال بھوگ یا موہن بھوگ Mohun Bhog.	عوام پسند ہے کوئی لطف نہین رکھتا مگر اسکی گھود بڑی ہوتی ہے اور بعض سرزمین مین یہ کیلا کسیقدر شیرین بھی ہوتا ہے جب اچھے کیلے کھانے کو نہ ملین تب اسکو کھالینا جایز ہے
۷	کنٹیلا Kuntela	یہ کوئی شئے خوردنی نہین ہے مگر ہنود اسکے بہت خواہان رہتے ہین اسواسطے کہ یہی کیلا نذر سیوا ہوتا ہے۔ اسکا قد بہت کشیدہ اور پتے نہایت شوخ سبز رنگ ہوتے ہین یہ قسم مال بھوگ یعنے نمبر ۶ سے خراب ہوتی ہے۔

نمبر	نام	کیفیت
		صوبہ بہار مین اسکو یا اسکی ایک قسم کو سنگھیا کہتے ہین ترکاری کے مصرف کا ہوتا ہے ہنود اسکو بہ شوق تمام پکا کر کھاتے ہین۔ ہندؤن کی اکثر مذہبی تقریبون مین کام آتا ہے۔
۸	کچ کیلا	یہہ بھی مثل نمبر ۷ کے صرف ترکاری کی مصرف کا ہوتا ہے یا جانورون کی غذا کے قابل ہوتا ہے۔ اسکی پھلیان بہت دراز ہوتی ہین۔
۹	رام کیلا Musa Rubra	یہہ قسم بھی ڈھکی کے مثل نہایت عمدہ ہوتی ہے، اس سے باغ کی بڑی زینت متصور ہے لیکن یہہ قسم قلیل الوجود ہے تنہ اور ڈانٹ سرخ ہوتی ہے اور پھل بھی حالت خامی مین سرخ رنگ ہوتا ہے مگر پختہ ہونے پر زردی آمیز سرخ ہوجاتا ہے۔
۱۰	کیلا کیونڈش Cavendish Plantain	یہہ بھی لذیذ پھل پیدا کرتا ہے اور بہت کچھ قابل توجہ ہے۔ اسکا قد پست اور بہ اعتبار بعض اوصاف ایک دوسرے سے نہایت قریب ہے دیکھنے مین اسکا درخت بہت پست قد اور کوتہ گردن معلوم ہوتا ہے۔ اسکی گھود بہت بڑی ہوتی ہے۔ اور پھلیان موٹی اور طول مین کم سے کم دس انچ پختہ ہونے پر بھی کسیقدر سبز رہجاتی ہین اس کیلے کی پھلیان مراد بر آتی ہی فوراً سڑنے لگتی

۱۱	کیلا کابلی { Cabulee }	ہین اسواسطے انکا عین حالت کمال پختگی مین ذائقہ کیا جانا دشوار ہوجاتا ہے۔ بیشتر یہی ہوتا ہے کہ بے لطف نصیب ہوتے ہین شاید یہ وہی کیلا ہے جسے صوبہ بہار مین نٹوا کہتے ہین یہ بھی کیونڈش کے مانند پست قد ہوتا ہے اور کیونڈش سے مناسبت رکھتا ہے مگر بہ تحقیق مولف اسکی پھلیان مراد پر آکر جلد سڑنے نہین لگتی ہین۔ صوبہ بہار مین بھی اسکے درخت دیکھے جاتے ہین مگر کثیر الوجود نہین ہین۔ صوبہ بہار مین بنگالہ سے یہ قسم لائی گئی ہے۔ یہ قسم بھی بانٹوا کہلاتی ہے یا نٹوا کی کوئی قسم ہے۔ ظاہر ہے کہ پست قد ہونے سے ہر قسم نٹوا کہلا سکتی ہے۔
۱۲	کیلا اراکان { Aracan Plantan }	اراکانی کیلے جتنے ہندوستان مین آئے سب ضائع ہوتے گئے۔ حسب تحقیق فرمنجر صاحب کپتان ریپلی (Captain Ripley) نے اراکان سے کم سے کم انیس ۱۹ قسمین آگرہ ہارٹیکلچرل سوسائٹی (Ac.H. 8 ulch society) کو بھیجی تھین اور حسب بیان کپتان موصوف ۱۲ انمین سے نہایت نفیس تھین مگر چونکہ سب ضائع ہوگئین۔ مولف نے اونکے اعادہ کی کوئی

		حاجت نہین دیکھکر سبکو متروک الذکر کیا۔
۱۳	کیلا بمبئی Bombay	یہہ بھی عمدہ قسم ہے۔
۱۴	کیلا پینانگ {Penaug}	یہہ بھی عمدہ قسم ہے۔
۱۵	گلاکا [Glauca]	یہ قسم خوش جمال ہونیکے باعث آرائش کے مصرف کی ہوتی ہے۔
۱۶	سوپربا [Superba]	یہ کیلا بھی نمبر ۱۵ کے مثل آرائش کے کام کا ہوتا ہے۔
۱۷	زبرینا [Zebrina]	اس قسم کے کیلے کے پتون مین سرخ داغ ہوتے ہین اسوجہ سے حسن وجمال مین یہہ قسم بے نظیر ہوتی ہے اوراسی سبب سے اور کیلون کے درخت کے اعتبار سے اسکا درخت گران قیمت فروخت ہوتا ہے۔

واضح ہو کہ دنیا کے لذیذ ترین میورل سے کیلا بھی ہے بشرطیکہ عمدہ قسم کا ہو ورنہ کیلے کی بعض قسم ایسی بری ہوتی ہے کہ چارپایہ کے سوا آدمی کے مصرف مین نہین آتی ہے جنلوگون نے عمدہ اقسام کے کیلے ذائقہ نہین کئے ہین اونکے خیال مین اسکی عمدگی مجرد بیان سے جگہ نہین کرسکتی ہے بہت اشخاص ہندی وطن نے بھی اچھے کیلے نہین کھائے ہین چہ جائکہ اہل یورپ کہ اکثر ان مین عمدہ اقسام کے کیلون کی خوبی سے بالکل ناواقف ہین بعض اہل انگلستان جنہون نے ولایت مین ترکیبی کیلے ذائقہ کئے ہین اور پھر ہندوستان مین آکر اونکو عمدہ اقسام کے کیلون کے ذائقہ کرنیکا موقع نہین ملا ہے کیلے کی نسبت لکھتی ہین کہ ایک بدذائقہ بہل ہوتا ہے حالانکہ کیلے کی بعض قسمین ایسی شیرین لذیذ اورہ

لطیف ہوتی ہین کہ جن سے لب بند ہوئے لگتے ہین اور روح کو تازگی نصیب ہوتی ہے
ایسی تحریر کا باعث ناتجربہ کاری ہے ملک انگلستان مین جو کیلا بہ تکلف گرم خانون مین
(Hot Houses) پیدا کیا جاتا ہے وہ بے مزہ اور بھی بد مزہ ہوتا ہے
شیرینیت سے اوس غریب کو کوئی تعلق نہین ہوتا ہے۔ اسی ترکیبی کیلے پر ناواقفون نے
مرتبان چمپا اور دھکئی وغیرہ کی ہندوستانی پیداوار کو بھی قیاس کرلیا ہے لیکن
بعض اہل یورپ جو ہندوستان مین بھی آکر اپنی ولایتی خیالون کے پابند رہجاتی ہین
اوسکی وجہ یہ ہے کہ عمدہ اقسام کے کیلے علی العموم میسر نہین آتے ہین اور بری اقسام
کے کیلے بہ کثرت ہر جگہ پائے جاتے ہین ان برے اقسام کے کیلے کو کہاکر اونکے
وطنی خیالات کیلے کی نسبت مستحکم ہوجاتی ہین اور پھر اونکو اپنی راے کے بدلنے کا نہ اتفاقی
موقع ملتا ہے اور نہ ہجوم کار سے اونکو دریافت حقیقت کی فرصت ملتی ہے مگر جو اہل یورپ
کہ ہندوستان مین رہکر تحقیق الاثمار کرتے رہے ہین یا دوسر محققین کے تجربات سے
فائدہ اوٹھانیکا موقع پائے گئے ہین اونکو کیلے کی عمدگی اور نفاست سے تمام تر اعتراف
ہے بہرحال اب کیلے کی زراعت کیطرف توجہ شایقین درکار ہے۔
کیلے کے بالیدہ اور مثمر ہونیکے لئے نہایت زرخیز زمین درکار ہے جب تک زمین مین
نمک کا جزو کثرت کے ساتھہ پایا نہین جائیگا۔ کیلا حسب مراد بار ور نہ ہوگا جس زمین مین
نمک کا جزو کم ہو لازم ہے کہ اوس مین یا کیلا نہ نصب کیا جائے یا اگر کسی وجہ سے
نصب کرنیکی حاجت ہو تو اوسی کہاد مین جو اننا س کے واسطے مذکور ہوا ہے۔
نمک کا جزو دو گونہ کردینا چاہیے۔ نمک آمیز ہونیکے علاوہ زمین کیلے کے واسطے
نرم پہلکی اور مرطوب بھی درکار ہے ورنہ اسکی بالیدگی مین بڑی دشواری لاحق
ہوتی ہے۔ مولف نے کیلے کے بہت درخت سخت کیوال مین لگائے مگر کبھی کوئی بھی
حسب مراد بار ور نہ ہوا لیکن ایسی زمینون مین جو نرم اور پہلکی تہین۔ اسوقت

مولف کے لگائے ہوئے درخت نہایت شاداب موجود ہین کیلے کا درخت بہت جلد زمین کی قوت کو
صرف کر ڈالتا ہے۔ اور تھوڑے عرصہ مین زمین کھیتی پڑجاتی ہے اسواسطے لازم
ہے کہ موقع موقع سے اوسمین گوبر اور درخت کے پتون کی راکھ اور شورہ اور
نمک پانی مین محلول کرکے داخل کیا کرین اگر اناناس والی کھاد کی استعمال کا موقع
حاصل نہ ہو تو ابتدا سے اسی ترکیب کی پابندی بھی خالی از نفع نہ ہوگی اس وضع کی
تقویت کے علاوہ سیرابی مین ہرگز غفلت نہ ہو ورنہ درختون کی بالیدگی مین فتور
لاحق ہوگا۔

کیلے کے نصب کرنیکا بہترین زمانہ ساون بھادون یعنے جولائی اور اگست ہے پہلے
زمین کو کھود کر اقسام گیاہ اور خشایش سے پاک کرنا چاہیے بعد ازان دریان ایک
دوسرے سے آٹھ فٹ کے فاصلہ پر کھودی جاوین ہر دری دو فٹ عمیق اور تین فٹ
عریض ہو درخت نصب کرنیکے قبل ان دریون مین کھاد ڈال لینا چاہیے اور درخت
نصب کرنیکے بعد پانی سے سینچنا درکار ہے تاکہ درخت نو نصب دری مین جگہ کرلے
بعد ازان موقع موقع سے سیراب کرنا چاہیے تاکہ درخت کی شادابی مین نقصان لاحق نہو۔
اور بھی گوبر راکھ شورہ نمک سے حسب ہدایت بالا تقویت و تغذیہ درخت ہوا کرے۔
کچھ عرصہ کے بعد درخت نصب شدہ کی جڑون سے ٹونٹے نکلینگے ان ٹونٹون سے نئے
درخت تیار ہوسکتے ہین پس یا ان ٹونٹون کو اس غرض سے دوسری جگہ نصب کرنا
چاہیے۔ یا ضائع کر ڈالنا مناسب ہوگا چونکہ ٹونٹے کثرت سے نکلتے ہین اور نئے درختون کی

له اسی واسطے کیلے کو آم یا کسی دوسرے درخت مثمر کے قریب نہین لگانا چاہیے عوام کا یہ محض غلط خیال
ہے کہ کیلے کے قرب سے آم کو تازگی ملتی ہے حالانکہ حقیقت حال یہ ہے کہ کثیر الجذب
ہونیکے باعث کیلا اپنے جوار و اطراف کی رطوبت کو کھینچ لیتا ہے اور اس وجہ سے
اسکے قرب کے درخت کو مضرت پہونچتی ہے۔

کم حاجت ہوتی ہے۔ بیشتر انکا کاٹ ہی ڈالنا لازم آگیا ہے۔ بہر حال انہین سے ایک یا دو
ٹونٹھے اپنی حالت پر رہنے بھی دینا مناسب ہوتا ہے تاکہ درخت نصب شدہ کے
بارور ہونگی دیرپاو ہے پے بھی ٹونٹھے اوسکے قایم مقام ہوتی جائین۔ ظاہر ہے کہ ایک دفع
بار ور ہونیکے بعد کیلے کا درخت پھر بارور نہین ہوسکتا ہے اس لئے اسکا کاٹ ڈالنا
ضرور ہو جاتا ہے پس اسکے قایم مقام کا خیال بھی ضروری ہے اسواسطے ایک
دو ٹونٹھے کا اپنی حالت پر رہنے دینا قرین مصلحت ہے۔
جب کیلا پہل لائے تو اوسوقت تک اوسکی گہود کو درخت سے علحدہ نہین کرنا چاہئے۔
جب تک کہ اوسکی تین چار پہلیان درخت مین از خود پختہ نہ ہولین جب ایسی صورت
پیدا ہولے تب گہود کو کاٹکر اور ڈوری مین باندہکر چہت یا چہپر سے آویزان کر دینا چاہئے
رفتہ رفتہ سب پہلیان پختہ ہوکر مصرف مین آنیکے قابل ہو جائینگی۔
کیلے کی گہود کو ہرگز دہوان وغیرہ سے پکانا نہین چاہئے اسطرح پر پکانے سے پہلیان
بدمزہ ہو جاتی ہین اور نفیس مزاجون کے ذائقہ کے قابل نہین رہتی ہین۔
پختہ کیلے مین کچے کیلے کے خلاف غذائیت بہت کم ہوتی ہے۔ البتہ پختہ مین جزوشکر
بہت ہوتا ہے مگر گلوٹن[1] (Glutan) یا البومن[2] (Albumen)
نہایت قلیل مقدار سے پایا جاتا ہے۔ پس چونکہ پختہ کیلے سے بدل ما یتحلل کی صورت پیدا
نہین ہوسکتی ہے انسان خالی پختہ کیلا کہا کہا کر زندہ بھی نہین رہ سکتا ہے مگر خام
کیلے مین قوت تغذیہ بہت حاصل رہتی ہے بدین وجہ کہ خام مین اسٹارچ[3] (Starch)
اور گلوٹن (Glutan) کے اجزا بکثرت موجود رہتی ہین اسی سبب سے ہنود
اور اہل برہما کو اس سے تغذیہ معقول کی شکل پیدا ہوتی ہے اور یہ اشخاص اسے

---

[1] نشاستہ کو کہتے ہین۔ [2] یہ وہ شے ہے جو مایدہ کے طور پر گندم وغیرہ سے نکلتی ہے بلکہ
خود مایدہ ہوتی ہے۔ [3] مایدہ کا ست یا جوہر۔

ترکاری بناکر بہ کثرت کہاتے ہین اور بہی خشک کرکے اور اسکے پہلو نکا آٹا تیار کرکے مصرف مین لاتے ہین۔

علم کیمسٹری کے ذریعہ سے یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ کیلے مین اجزای معدنی کم موجود رہتے ہین مگر اجزاے معدنی پختہ کیلے کے چھلکے مین بہ کثرت پائی جاتے ہین اسیواسطے اجزاے معدنی کی کثیر المقداری کو خیال کرکے علماے طبیعیات کی یہ راے قایم ہوئی ہے کہ کیلے کے چھلکے کی راکھ سے میوریٹ آف پوٹاس تیار کرنا چاہیے۔ نمک سوڈا اور ایک وفاسفٹ آہک اوس مین بھی موجود رہتی مین صاحب مخزن الادویہ لکھتے ہین کہ کیلے کے پوست اور برگ کو جلانے سے ایک قسم کا نمک اوسکی خاکستر سے نکل سکتا ہے اور چونکہ اوسکی خاکستر مین چمک اور جلا ہے اسواسطے گاذران بنگالہ اوسکی خاکستر کو سجی کے طور پر کپڑون کے دہونے مین استعمال کرتے ہین انہین امور کے دریافت سے اس بات کی وجہ بھی سمجھہ مین آتی ہے کہ کیون کیلے کا درخت جلد زمین کو سیٹھی کردیتا ہے اور کیون اسکو نمک آمیز کہاد کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے پھر اس تحقیق سے اس مسئلہ کی بھی تنقیح ہوتی ہے کہ آم کے درخت کے قریب کیلا نصب نہین کرنا چاہیے اور جو عوام کا خیال اس بارے مین ہے نہایت غلط ہے۔ قبل اسکے کہ کیلہ کی بحث تمام کیجاے ایک ایسی ترکیب کا ذکر جس کے وسیلہ سے ایک گہود مین دو قسم کے کیلے پہلین ضروری معلوم ہوتا ہے ایسے گہود پیدا کرنیکے واسطے لازم ہے کہ باغبان دو قسم کے کیلہ کی دو ٹونٹہی ہم مقدار لاوے اور دونون کو نصفا نصف تراش کرکے ایک قسم کے ٹونٹھے کے نصف کو دوسری قسم کے ٹونٹھے کے نصف کے ساتھہ اسطرح وصل کردے کہ طابق النعل بالنعل کی صورت پیدا ہو پھر ان دونون وصل شدہ حصون کو معمولی ٹونٹھے کے طور پر زمین مین نصب کرے تہوڑے عرصہ مین دونون حصے وصل قبول کرلینگے

ان سے جو درخت تیار ہوگا ایک گھود مین دو قسم کے پہل لائیگا اور وہ دونون قسمین وہی ہونگی جنکے نصف نصف ٹونٹون سے وہ درخت تیار کیا جائیگا۔

کیلے کا درخت ٹونٹے سے تیار ہوتا ہے۔ تخم سے بھی تیار ہونا ممکن ہے۔ اس زمانے مین اچھے اقسام کے کیلون کے تیار کرنیکی بہترین ترکیب یہ ہے کہ سرکاری باغات یا نرسریون سے عمدہ عمدہ اقسام کی گاچیان ایام برشکال مین منگوا لیجائین اور حسب ہدایت ہاے مندرج کتاب ہذا اونکے پرورد کرنیکا سامان کیا جائے۔

Datwa.

پٹوا

فرمنجر صاحب لکھتے ہین کہ اس حشیش کا وطن وسٹ انڈیز (West Indies.) ہے مگر ہندوستان کے باغون مین اسکی کاشت مروج ہوگئی ہے پٹوے کا پہل کوئی نہین کہاتا لیکن اسکے پہل پر جو ایک دبیز بیرعرق برگ (Sepal.) ہوتا ہے اوس سے نہایت لذیذ مربے وغیرہ بنایا جاتا ہے پٹوے کی ایک قسم سرخ اور دوسری سفید ہوتی ہے دونون مین فرق اسیقدر ہے کہ سفید قسم سرخ کے اعتبار سے کسیقدر کم ترش ہوتی ہے۔ آخر ماہ مین اسکا تخم نصب کیا جاتا ہے ہر درخت کو ایک دوسرے سے ۴ فٹ کے فاصلے پر ہونا چاہیے اسکا درخت تین یا چار فٹ بلند ہوتا ہے۔ پھول کی رنگت زرد خوشنما ہوتی ہے۔ پھول کے وسط مین گہرا سرخ رنگ داغ ہوتا ہے۔ نومبر و دسمبر مین ملک بنگالہ مین اور اس سے کچھ پہلے اضلاع شمالی و مغربی مین اسکے پہل کو مرا آجانا چاہیے کسواسطے کہ موسم سرما آتے پٹوے کا درخت مرجایا کرتا ہے۔ لفٹنٹ پاگسن (Lutt. Pagson.) لکھتے ہین کہ شملہ مین پٹوا کی کاشت نہین ہوتی ہے لیکن اگر وہان کے مالی اسکو اکتوبر تک مین بارور کرسکین تو

اسکا بارور ہونا ممکن ہے جب حال یہ ہے کہ شملہ مین رام توری جسے بھنڈی بھی
کہتے ہین اور بانگا پیدا ہوتا ہے تو پٹوا کے روئیدہ اور بارور ہونے مین کون
شئے مانع ہو سکتی ہے - پٹوا کی کاشت کے لئے آب و ہوای مرطوب درکار ہے
اسیواسطے بنگالہ مین یہ بکثرت دیکھا جاتا ہے -

melon

خربزہ و سردا

جو ثمر کہ ہندوستان مین خربزے کے نام سے مشہور ہے اوسکا وطن بھی ہندوستان
ہے ہرچند رنگ جلد و رنگ و نرمی و سختی مغز و درجات شیرینی و بو بائی و جسامت ثمر
وغیرہ کے اعتبار سے ہندوستان کے مختلف حصون مین مختلف قسمون کے خربزے
دیکھے جاتے ہین تاہم ہندی خربزونکی جتنی قسمین ہین انکو مناسبت مشابہت کا کوئی دعوی
کابل بخارا سمرقند کے اقسام سردا کے ساتھ نہین ہے - اگر خربزہ ہندی ہندیونکے
نزدیک قابل توجہ متصور ہو تو ہو مگر سردے کے مقابل مین لکھنو کا خربزہ بھی
نہایت بے حقیقت شئے ہے -

خربزہ کی کاشت کا رواج ہندوستان کے اکثر میدانی حصون مین دیکھا جاتا ہو -
خاصکر ایسی جگہون مین جہان دریا کے عریض ہونیکے باعث دیارے اور چر بہت
پڑجاتے ہین چنانچہ جسقدر خربزے کثرت کے ساتھ سیکڑون کوس گنگا کے
دونون جانب پیدا ہوتے ہین شاید کسی اور دریا کے دیارے اور
چر مین کم پیدا ہوتے ہونگے - گنگا چونکہ ایک دریاے عظیم ہے اور اسواسطے
اسکا گزار بھی ہندوستان کے مختلف مقامات ہوکر ہوا ہے - بہ تقاضاے
آب و ہوای دیار مختلفہ خربزے بھی جو ان دیارون مین پیدا ہوتے ہین مختلف
شکل و مقدار و ذایقہ کے ہوتے ہین مگر سب کم و بیش بڑے ہی ہوتے ہین

جو اچھے دانے نکل بھی آتے ہین تو اونہین بڑونکے اعتبار سے اچھے ہوتے ہین مصری کی
اعانت کے بغیر گنگا کے خربزونکا کھانا کسی قسم کی ادای رسم کرنی ہے ورنہ میوہ
خوری کا کوئی لطف نہین پیدا ہوتا ہے مگر حیدرآباد اور اطراف حیدرآباد و بغرض
غالب تمام دکن بلکہ تمام احاطۂ مدراس کے خربزے تو ایسے خرافات ہوتے ہین۔
کہ انسان اونکو اوسیوقت حلق سے فرو کرسکتا ہے جب حالت شدت جوع مین
کوئی چیز کھانیکے قابل میسر نہ آسکتی ہو مگر مولف نے اون اطراف کے لوگون کو
برغبت اور بقیمت ان نامعقول پہلون کو لیکر زہر مار کرتے ہوتے دیکھا ہے ایسا
معلوم ہوتا ہے کہ ان بیچارون کو لکھنو کے سفیدے اور چتیلے کے وجود سے
اطلاع نہین ہے ورنہ ایسے بُرے پہلون کو مال غنیمت نہ سمجھتے بدترین خربزہ گنگا
کے دیارون مین سے اطراف بہاگلپور مین پورنیہ اور کشنگنج کے مطول اشخاص
کے پیٹون کیطرح بہت بڑا مگر حد درجہ بدذائقہ اور لاحول پڑہنے کے قابل ہوتا ہے۔
اس پر بھی مولف نے سیکڑون من بہاگلپوری خربزے ریل کے ذریعہ سے کلکتہ کو
تجارت کی غرض سے جاتے ہوتے دیکھے ہین۔ کلکتہ بھی عجب جگہ ہے کہ نیک و بد
سبکا گزر وہان ہوجاتا ہے۔

یون تو تمام کے خربزے سردے کے مقابل مین گرد ہین لیکن اس پر بھی
آنسو پونچھنے کے واسطے لکھنو کے خربزے ہندوستانیون کیلیے
غنیمت ہین چونکہ خربزہ جلد خراب ہوجاتا ہے اسواسطے اوسے حالت تازگی مین
ذائقہ کرنا چاہیے پس ایسے لوگون کو جو لکھنو سے دور رہتے ہین تازہ خربزونکا
نصیب ہونا دشوار ہے اگر ارباب شوق جنکا وطن لکھنو سے دور ہے خربزے کی فصل مین کچھ
روزون کے لیے لکھنو مین قیام اختیار فرمادین تو البتہ تازہ پہلون کے لطف
اوٹھا سکتے ہین۔ جو حضرات لکھنو سے منگوا کر اپنے وطنون مین وہان کے خربزونکو

ذایقہ فرماتے ہین اونکا ذایقہ فرمانا صرف قسم کہانیکو بکار آمد ہوسکتا ہے ورنہ
درحقیقت اونہین خربزہ خوری کا پورا لطف حاصل نہین ہوتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے
کہ لکھنو کی سرزمین کی یہ تاثیر ہے کہ وہان کے خربزے اور جگہون کے خربزون سے
اچھے پیدا ہون۔ چند سال سے اور مقامون کے کاشتکار بھی لکھنو کے
چیتلے اور سفیدے دونون کے تخمون سے خربزے پیدا کرتے ہین ہرچند یہہ
خربزے اونکے سابق اور وطنی خربزون کے مقابل مین ممتاز صورت اور ممتاز
سیرت ہوتے ہین مگر لکھنو کے خربزون کے برابر اچھے نہین نکلتے لکھنوی نسل کے
خربزے کی کاشت جونپور والہ آباد وغیرہ کے اطراف مین ہونے لگی ہے مگر تقاضائے
آب و ہوا اپنا جلوہ دکھلا ہی دیتی ہے۔ دیار کا اثر کچھ نہ کچھ آ ہی جاتا ہے۔ الہ آباد کے
عموماً خربزے پٹنہ سے اچھے ہوتے ہین۔ ابھی تک پٹنہ مین لکھنو کے خربزونکی
نسل جاری نہین ہوئی ہے۔ دیکھئے ہمارے دیار کے شایق کبتک اسکے طرف
توجہ فرماتے ہین ہمیرے اہل وطن مین ایک بڑا کمال یہ ہے کہ کسی کام مین
جلدی کو راہ نہین دیتے ہین جب تمام دنیا کسی کام کو کر لیتی ہے تب اوس کام کو
آغاز فرماتے ہین خیر اگر اب بھی کاشتکاران صوبہ بہار لکھنو کے خربزونکے
پیدا کرنیکا سامان کرین تو نہ صرف ذاتی فوائد اوٹھا سکتے ہین بلکہ عام سکنای
صوبہ بہار بھی جنکو ہر سال بد ذایقہ پھیکے خرافات خربزے نصیب ہوتے ہین
لذت یاب پیداوار جدید ہو سکتے ہین عام کاشتکارون سے اسکی امید بعرصہ قلیل تو
فضول ہی فضول ہے مگر حضرات اہل شوق اگر اپنے باغون مین لکھنوی خربزے
پیدا کرنیکا سامان فرماوین تو خوب ہو ترکیب ذیل قابل توجہ ہے۔
آسن کے مہینے مین زمین خوب جوتی جائے اور گیاہ و حشایش کے دفع کرنیکے بعد
سطح کیجائ بعد ازان گنگا یا کسی ندی کے بالو سے ساری زمین بقدر ۲۔ انچ کے

چھپائی جائے بعدازان ابتدائے کاتک مین دریان ۳ فٹ کے قریب عمق اور ۲
فٹ عرض مین کھودی جائین ان دریون مین بالو آمیز مٹی داخل کرنا چاہیے بعدازان
یا اونھین دریون مین تخم بوئے جائین یا علحدہ سے نورستہ پودے کوبلی
وغیرہ کی گاچھیون کے طور پر نصب کئے جائین ہر دری ایک دوسرے سے ۱۰
فٹ کے فاصلے پر واقع ہو اور ہر قطار مین ایک دوسرے سے اسیقدر فاصلہ
لاحق رہے ـ ضرورت سیرابی دیکھکر درختون کو سیراب کرنا چاہیے اگر درختون مین
کیڑے لگنا شروع ہون تو لازم ہے کہ کسیقدر رہینگ تنباکو گڑ مین آمیختہ کرکے
درختون کی جڑون مین ڈالدین اور آب تنباکو سے پتے غسل دیئے جائین ـ
کاتک کی لگائی ہوئی چیت تک پھل لاوینگی اور جو گاچھیان پوس
یا ابتدائے ماگھ مین لگائی جاوینگی اونکے پھل بیساکھ اور آدھے جیٹھ تک
مراد بر آئینگے پہلی پیداوار کو اگانت اور دوم کو پچھانت کہتے ہین اگانت سے
پچھانت لذیذ تر ہوگی کسواسطے کہ خربزہ کی پیداوار طبعی زمانہ یہی بیساکھ جیٹھ ہی ہے
قبل اسکے کہ سردے کا بیان شروع ہو لازم ہے کہ ہندوستانی خربزونکی
قلت شیرینی کی وجہ عرض کی جاتے ـ ظاہرا تعجب خیز معلوم ہوتا ہے کہ کابلی
سردے اسقدر شیرین ہوتے ہین اور ہندوستانی خربزے اسقدر
پھیکے کہ بسا اوقات انمین شیرینی کا نام بھی نہین پایا جاتا ہے ـ
اس کثرت اور قلت شیرینی کا سبب یہ ہے کہ ہندوستان ایک ملک نہایت
گرم ہے بتقاضائے حرارت شمسی سے خربزے کا شیرین مادہ بمقدار کثیر
خود تکمیل پر پانے کی عوض اسٹارچ کیطرف مستحیل ہوجاتا ہے ظاہر ہے کہ
اسٹارچ ایک ایسا جوہر بیاست ہے کہ براے خود کوئی ذائقہ نہین رکھتا ہے
اور ترکیب جسم خربزہ مین شامل رہتا ہے پس جب شیرین مادہ اسطور پر

استحالہ پذیر ہوجاتا ہے تو افراط شیرینی کی کونسی صورت پیدا ہو سکتی ہے -
دانایان فن کیمسٹری پر روشن ہے کہ شکر کا استحالہ اسٹارچ کیطرف اور
اسٹارچ کا استحالہ شکر کیطرف ایک امر محقق ہے پس ایسی جگہون مین کہ جہان کے
تقاضاے آب و ہواسے اسٹارچ کا استحالہ شکر کیطرف بمقدار کثیر ہو سکتا ہے
وہان کے خربزے یقیناً نہایت شیرین بھی ہونگے -

ہندوستان مین کوئی جگہ ایسی نہین ہے جہان کے خربزے کابل کے سردے کی
برابری شیرینی مین کر سکین اور چونکہ سرد ملکون مین خربزے کی نہایت شیرین قسمین
دیکھی جاتی ہین اس سے یہ بات مستنبط ہوتی ہے کہ سرد ملکون مین نہ صرف
شیرین مادے کو بوضع خود تکمیل ہوتی ہے بلکہ اسٹارچ کا بھی استحالہ شکر کیطرف
ہوجاتا ہے لیکن جب اس وضع کی تکمیل و استحالہ سرد ملکون مین ہوتا ہے تو
اس سے یہ امید کیجا سکتی ہے کہ سردے شملہ اور اطراف شملہ مین بکثرت پیدا ہوتے
واقعی شملہ کی ہوا ای سرد کا یہی تقاضا تہا حالانکہ وہان سردے کی ایک گاچھی پر بھی
نظر نہین پڑتی ہے جب وہان لوگون نے سردے کی گاچھیان لگائین بار ور ہونا تو در کنار
اونکا زندہ رہنا دشوار ہوگیا اس ناکامیابی کی وجہ یہ ہوئی کہ شملہ مین بارش کی کثرت
ہوتی ہے اور اس سبب سے رطوبت کی بھی تولید بکثرت ہوتی ہے - اور چونکہ کثرت
رطوبت خربزے کو بیحد مضر ہوتی ہے خربزے کے درخت وہان زندہ نہین رکھ سکتے ہین
یہ بات عند التجربہ ثابت ہو چکی ہے کہ کوہی مقامون مین جہان کی سردی اس
قابل متصور ہے کہ سردا پیدا کر سکے لیکن کثرت باران و سیل کے باعث یہ عمدہ میوہ
نہین پیدا کیا جا سکتا ہے ایسی جگہون مین سردا پیدا کرنیکی تدبیرین لفٹنٹ ہاگسن صاحب
اوسی طرز پر ذکر فرماتے ہین جسطور پر اہل فرنگ اپنے ملک مین سردے پیدا کرتے ہین
باغبانان فرنگ سردے پیدا کرنیکے واسطے ایک محفوظ مکان بناتے ہین جسے د ہ

لوگ میلن ہوس (Melan house) یعنی خربزہ یا سرداخانہ کہتے ہین ایسے
گہر کے اندر آفات خارجیہ از قسم باران وغیرہ سے سردے کے درخت اور
پہل محفوظ رہ سکتے ہین لفٹنٹ موصوف سرداخانہ بطرز ذیل بنانے کی ہدایت
فرماتے ہین اور یہی جو کچہہ اونکی ہدایتین سردے پیدا کرنیکے مادے بین ہین اونکا خلاصہ بہی
ذیل مین حوالہ قلم کیا جاتا ہے۔

سرداخانہ بنانے مین یہ کچہہ ضرور نہین ہے کہ تمام چہت شیشے سے بنائی جائے اگر
تین تین فٹ کے فاصلون پر بہی شیشے لگائے جائین تو روشنی آفتاب کی دخول اور بارش
باران سے بچاو کے واسطے کافی ہونگی۔

سرداخانہ کی مشرقی اور مغربی دیوارون مین اس طرح شیشے لگاتے جائین کہ آفتاب
کی شعاع صبح اور شعاع سہ پہر کا گزار اون شیشون سے ہوکر سرداخانے کے اندر بلا تکلف
ہوا کرے ان دیوارون مین ایک فٹ سطح زمین سے زیادہ بلندی پر شیشے نہ لگے ہون
زیادہ بلندی سے اگر شیشے لگے ہوے ہونگے تو شعاع صبح اور شعاع شام کا داخل
سرداخانہ ہونا محال ہوجائیگا اس مکان مین صرف ایک شیشہ دار کیواڑون کا
دروازہ دکہن رُخ کا ہونا چاہئے اور ایک کہڑکی بہی ایسی ہی شیشہ دار قبضون پر
اوتر رُخ ہونی چاہیے تاکہ حبس کی کیفیت پیدا نہ ہوسکے اور بہی بارش سے بچاو کی
شکل قایم رہے اور جو دو بقیہ دیوار بن ہون تو اونکے مستحکم ہونیکے سبب سے اور بہی
پایداری مکان کو حاصل ہوگی۔

سرداخانے کے اندر کی زمین اول تو خود اعلے قسم کی زرخیز ہونی چاہیے اور
بہ نظر تقویت زمین چونا پوٹاش اور خاکستر استخوان کیس محلول کے ساتہ آمیزش
کرکے داخل زمین کرنا چاہیے۔ ایک جزو کہلی کے سفوف کو دو جزو پیچال کے ساتہ
ملاکے [illegible] کہاد کے طور پر سردے کی جڑون مین دینا نہایت مفید ہوتا ہے۔

اگر پنچال کبوتر فراہم نہ ہو سکے تو مرغ خانے اور بط خانے کے کوڑے پنچال کبوتر کے
بدل ہو سکتے ہین درخت کی سڑی پتیان جب کھاد کے طور پر استعمال کی جائین
تو اون مین شورۂ محلول کو شامل کرنا چاہیے یہہ کھاد زمین سرداخانہ کے
لے مناسب ہے اور کھاد سابق الذکر سردے کے تہالونکے لئے اضافہ شورہ
کی ضرورت زمین کے کھاد مین کیون ہوتی ہے اس سے بیشتر عوام مطلع نہین
ہین۔ جاننا چاہیئے کہ جو نباتات مثمرہ ایسے ثمر پیدا کرتے ہین جنکی ترکیب مین اسٹارچ
اور شکر بمقدار کثیر داخل رہنے مین وہ زمین سے پوٹاشش بھی بمقدار کثیر جذب
کرلیتے ہین۔ تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ اگر تین کٹھا زمین مین آلو کی کاشت کیجاے تو
آلو کے درخت اتنی زمین سے چھہ سو (۶۰۰) پونڈ پوٹاشش جذب کرلینگے اور اگر اوتنی ہی
اراضی مین چقندر بوئے جائین تو ایک ہزار ایک سو بیس (۱۱۲۰) پونڈ پوٹاس چقندر کی
درخت اوس اراضی سے جذب کرلینگے۔ آلو اور چقندر دونون کی ترکیب مین کم و
بیش اسٹارچ اور شکر داخل ہین لیکن سردے کی ترکیب مین ان دونون سے
کہین زیادہ اسٹارچ اور شکر داخل ہین پس ظاہر ہے کہ سردے کے درخت آلو
اور چقندر کے حساب سے بہت زیادہ مقدار مین زمین سے پوٹاشش جذب کرلینگے
جب حالت یہ ہوتی ہے تو زمین کی تقویت کا سامان کرنا باغبان پر واجب ہے ورنہ
پیداوار معقول کی کوئی امید نہین کیجا سکتی۔ ایسی زمین ضعیف کی تقویت کے لئے جسمین
سے بمقدار کثیر پوٹاشش کا جزو غائب ہو گیا ہے شورے سے بہتر کوئی شے نہین ہے
بدین وجہ کہ شورے مین پوٹاشش کا شمول جسقدر بمقدار کثیر ہوتا ہے کسی اور شے
مین نہین ہوتا اس جزو کو کھاد مین داخل کرنے سے پوٹاشش جذب شدہ کا
بدل بدرجۂ اتم ہو جاتا ہے اور پیداوار مین پھر کسیطرح پر کمی مادہ کی وجہ سے تنزلی
لاحق نہین ہوتی ہے۔

کوہی مقامون مین سردے کی تخم ریزی کا زمانہ ۲۰ مئی مین سے لیکر ۳۰ تیسوئین تاریخ اپریل تک ہے
بونے کے قبل لازم ہے کہ ۴۸ گہنٹے تخم آب کسیس محلول مین بہولاے جائین -
بعد ازان دریون مین جو پہلے سے حسب ہدایت بالا تیار کی جاچکی ہون تخم نصب کیے جائین
جب درخت نمودار ہون اور پہلی پتی مضبوط ہوچکین تب جو کو پلین پتون کے درمیان
پائی جائین اونہین آلات باغبانی کے بغیر ہاتہون سے توڑنگ ڈالنا چاہیے ایسا
کرنے سے درخت کے نمو مین پہلے توقف لاحق ہوگا لیکن آخر کار درخت اور
اثمار دونونکو نفع عظیم پہونچیگا اس مادے مین مسٹر میکفیل نامی (MacPhail)
باغبان انگریزی کی ہدایتین جنکا خلاصہ مندرج ذیل ہوتا ہے نہایت قابل لحاظ ہین -
لازم ہے کہ جب تخم سے سردے کا درخت اوگے اور شاخ و برگ نکالے تو اس نورستہ
درخت کو اوسکی گرہ ثانی سے توڑنگ ڈالنا چاہیے ایسا کرنے سے توڑنگی ہوئی شاخ کے
پہلو سے ایک نئی شاخ نکلیگی اس شاخ ثانی کو بھی گرہ ثانی سے توڑنگ دینا چاہیے
ایسا کرنے کے بعد اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ درخت ہر گرہ سے ایک پہل اور ایک
سونڈہ جسے انگریزی مین ٹنڈرل (Tendril) کہتے ہین نکالنا شروع
کرتا ہے - اس پہل اور ٹنڈریل کے درمیان مین ملاحظہ کرنے سے معلوم ہوگا
کہ ایک نئی شاخ یعنے شاخ ثالث بھی وجود مین آنیکو ہے جو بحالت رشد خود
بھی بارور ہوسکے گی - جب شاخ ثانی اسقدر بڑہ چکے کہ اوس پہل کے آگے نکلجا چکے
تب چاہیے کہ اس شاخ کو اور اوس ٹنڈرل کو توڑنگ دین مگر توڑنگنے کے وقت اسکا لحاظ
ضرور کرین کہ اسکے توڑنگنے مین اوس پہل پر صدمہ نہ پہونچے ایسا کرنے سے شاخ
ثالث نہایت زور کے ساتھ بڑہنے لگے گی اور اس سے پہل کو بھی فائدہ پہونچیگا
اس ترکیب کے مفید ہونیکی وجہ ظاہر ہے کسواسطے کہ جو مادہ شاخ ثانی کیطرف
صرف ہوتا وہ شاخ ثالث اور اوس ثمر کی تقویت مین صرف ہوجائیگا -

واضح ہو کہ سردے کی گاچھیان ماہ جون مین بار ور ہونے لگین گی۔ اسوقت مین زمین کو افراط رطوبت سے معمور رکھنا نہین چاہیے تہوڑی نمی کافی ہوگی۔ درخت کی شاخون پر پانی نہ ڈالا جائے صرف جڑ کو سیراب کرنا چاہیے۔ گرم زمانے مین سرداخانے کے دروازے اور کہڑکی دونون کو ہوائے خارجی لینے کے لئے کہولدینا مفید ہوگا۔ جو پتے سردے کی گاچھیون سے مردہ ہو کر جدا ہون یا اگر کوئی شاخ کسی وجہ سے ضعیف ہوجائے تو دونون کو سرداخانے سے خارج کرنا لازم ہے اور جب پہل نمودار ہوا کرے تو مسٹر میکفیل (Mac Phail) کی ترکیب مذکورہ بالا کی پابندی ہمیشہ ملحوظ رہے۔

انگلستان مین سردے کی قسمین بے شمار مین اور امید کیجاتی ہے کہ سرداخانے کی ترکیب کے ساتھ کوہی مقامون مین انگریزی اقسام کے سردے پیدا کئے جاسکینگے چند اقسام کے نام فہرست ذیل مین درج کئے جاتے ہین۔

نمبر شماری	نام	کیفیت
۱	کنگ آف اٹلی (King of Italy.) شاہ ایطالیہ	سرخ مغز کا سردا ہے نہایت لذیذ اور کلان ہوتا ہے
۲	گلبرٹس امپروڈ وکٹری آف باتھ میلن Gilberts Improved Victory of Bath melon	ایک مشہور قسم کا عمدہ اور نفیس سردا ہے
۳	لارڈ نپیر میلن Lord Napier melon	یہ سردا مقدار مین سب قسمون سے بڑا اور بہی لذیذ ہوتا ہے
۴	دی سلطان میلن (The Sultan Melon)	سبز مغز اور نہایت نفیس ہوتا ہے

لفٹنٹ پاگسن (Lutt Pagsan) نے اپنی تصنیف مین ۱۹ اقسام
کے سردون کے نام لکھے ہین اور آخر مین لکھتے ہین کہ انکے علاوہ اور بھی بہت ہین
جو بہ لحاظ اختصار ذکر نہین کئے جاتے ہین۔
واضح ہو کہ تحریرات بالا جو سردے کی نسبت حوالہ قلم ہوئین اون سے اس امر کی
ہدایت منظور ہے کہ اگر کوئی مقامون مین سردے پیدا کئے جانیکی طرف توجہ
فرمائین تو بہ پابندی تراکیب مذکورۂ بالا اپنی کوششون مین کامیاب ہو سکتے ہین لیکن
جو امور اب ذیل مین درج ہوتے ہین اون سے ظاہر ہوگا کہ ہندوستان کے میدانی
حصون مین بھی سردے کی کاشت ممکن ہے چنانچہ جو اشخاص اس کام کی طرف امتحاناً
متوجہ ہوئے ہین اپنے ثمر محنت سے لذت یاب ہوتے گئے ہین یہ امر مسلم ہے کہ ہندوستان کے
میدانی حصون مین کابلی سردے کے برابر خوش ذائقہ اور نفیس پھل نہین پیدا ہو سکتا ہے
لیکن جب لکھنو کے چتیلی اور سفیدے وغیرہ وغیرہ سے لذت و نفاست مین کہین بہتر پھل
پیدا کیا جا سکتا ہے تو ایسی حالت مین نا تو بھی شایقین بہت حیرت انگیز متصور ہوگی۔
مسٹر ہرمنجر (Harmunger) لکھتے ہین کہ سردے کی ایک قسم
ہمنے اپنے فیروزپور کے باغمین تیار کی تھی اور ہم اپنی کوششون مین پوری طرح
کامیاب ہوئے تھے یہ سردا کابلی اقسام سے تھا اور اسکے مغز کی رنگت سبز تھی۔
یہ سردا جسامت مین بزرگ اور شکل مین بیضاوی تھا اسکی جلد مسطح تھی اور تمام جلد پر
جال کے طور کے نشان تھے جلد کا رنگ ہلکا سبز تھا اسکے تخم بھی بہ مناسبت جسم بزرگ
اور دراز تھے اسیطرح کابلی سردے کے پیدا کرنے مین مسٹر چو (Mr Chau)
بمقام شیب پور جو سواد کلکتہ سے ہے بہت کوشان ہوئے تھے اور آخر کار
کوشش بلیغ کے بعد نہ صرف فائز المرام ہوئے بلکہ اس امر کی تحقیق بھی
کر سکے کہ سردائے کابلی ملک ہندوستان مین حسب مراد پیدا کیا جا سکتا ہے

مسٹر چیو کی ہدایت ہاے مندرجہ ذیل اور بہی اون امور کیطرف جو سردے کی کاشت کے لئے درکار اور ضروری متصور ہین ارباب شوق کی توجہ فرمائی کا ملتجی ہوتا ہے - (مولف)

فرمنجر صاحب لکہتے ہین کہ اضلاع مغربی و شمالی مین بہی وہی قاعدے سردے کی کاشت کے لئے بکار آمد ہونگے جو مسٹر چیو (Mr Chew) نے بنگالہ کے واسطے مقرر کئے ہین لیکن صرف اسیقدر فرق متصور ہے کہ تقاضاے آب و ہواے اضلاع مغربی و شمالی کو خیال کر کے اوسکی کاشت کی کار روائیون مین دو ہفتہ التوا درکار ہوگی یعنے تخم ریزی کا زمانہ اضلاع مغربی و شمالی مین بنگالہ کے اعتبار سے دو ہفتہ کے بعد پہونچتا ہے -

مسٹر چیو (Mr Chew) ہدایت کرتے ہین کہ سردے کی کاشت کے لئے اراضی ایسی تجویز کیجاے جو نہایت کہلتی ہوئی ہو کسی طرف سے بند نہو اور اوسکی مٹی میز ½ حصہ بالو اور ½ حصہ گل خالص ہو دریان جو تخم ریزی کے واسطے کہود ی جائین دو فٹ عمیق ہون اور اونکا قطر دو یا ساڑہے دو فٹ سے کم نہو ہر دری کو ایک دوسرے سے چار یا چہہ فٹ کے فاصلے پر واقع ہونا چاہئے ان دریون مین تخم ریزی کے قبل نصف جزو گوبر یا گہوڑے کی لید اور نصف جزو مٹی کہاد کے طور پر ڈالکر رکہنا لازم ہے - تخم ریزی کا بہترین زمانہ نصف مارچ[1] ہے اسوقت کی تخم ریزی سے سردے کے جو درخت تیار ہوتے ہین نہایت شاداب و بالیدہ اور قوی ہوتے ہین چنانچہ اسوقت کے بوئے درخت دو مہینے پیشتر کے بوئے ہوئے درخت کے ساتہہ ہی ساتہہ بارور ہوتے دیکہے گئے ہین تخم ریزی کے قبل تخمون کو ۲۴ گہنٹون تک گرم پانی مین تر کر رکہنا چاہیے بعد تر کرنیکے بعد انکو تر کپڑے یا تر خاک مین دو تین روز چہپا کر رکہنا ضرور ہے تاکہ تخمون سے انکر نکل آوین جب ایسا ہو چکے تب فوراً ان تخمون کو دریون میں

[1] واضح ہو کہ حسب تحریر مسٹر فرمنجر (Mr Harmanger) اضلاع مغربی و شمالی مین تخم ریزی کا زمانہ مناسب نصف مارچ کی عوض ابتداے اپریل ہے -

ایک دوسرے سے ایک فٹ کے فاصلے پر اور ایک انچ یا ڈیڑہ انچ عمق مین زمین
دری کو کہود کر نصب کرنا چاہئے نصب کرتے ہی خوب پانی دینا لازم ہے اور اسیطرح
ہر روز اوسوقت تک کہ جب تک سردے کے درخت زمین سے دو انچ بلند نہ ہو چکین
سیرابی مین کوتاہی نہین کرنی چاہئے بعد ازان موقع موقع سے سیراب کرنا کافی اور
مفید ہو گا حالت ابتدائی مین سیرابی کثیر سے سردے کے درخت نہایت قوت کے
ساتھہ بالیدہ ہوتے ہین اور ایسے وقت کے سیراب شدہ درخت بالیدہ ہونے پر
کیڑونکی ضرر رسانیون سے محفوظ رہ جاتے ہین۔
تحریر ونسجر صاحب سے اسیقدر مسٹر چو (Mr Cheu) کی ہدایتین دریافت مین
آتی ہین لیکن کارروائی ہائے بالا کے علاوہ اور بھی کسیقدر کارروائیان ورکار ہین
یعنے تجربہ سے دریافت مین آیا ہے کہ سردے کے درخت شاخ اور ٹنڈرل کی شگفتگی
کے بغیر حسب مراد بارور نہین ہوتے ہین۔ ان کارروائیون کی نسبت چند محققین کی
ہدایتون کا ذکر ونسجر صاحب اپنی تصنیف مین فرماتے ہین مگر بدانست مولف اس
مادے مین جو کچھہ مولف نے سابق مین لفٹنٹ ہاگسن کی تحریرات سے اقتباس
کرکے درج کتاب ہذا کیا ہے اوسکی پابندی ہندوستان کے میدانی حصون مین
بہی سردے کی کاشت کے لیے کافی ہوگی۔
سردے کی بحث کے اتمام کرنیکے قبل چند امور جو اس میوے کی نسبت قابل عرض ہین
درج ذیل کیے جاتے ہین۔
واضح ہو کہ کوہی اور بہی میدانی ملکون مین سردے کی گاچھیان کیڑون کی باعث
ضائع ہجاتی ہین کرم خوری سے بچانیکے لئے چونا راکھہ اور تمباکو سفوف کرکے اور
کسی ٹین کے ظرف مین رکھکر بوقت ضرورت سردے کے پتون اور شاخون پر چھڑکنا
چاہیے۔ اس نسخہ کے استعمال سے کیڑے مکوڑے سب مرجاینگے اہل تجربہ سے پوشیدہ

نہین ہے کہ ابتدای وقت نصب سے سردے کی گاچہون کو بافراط سیراب کرنا مضبوطی
درخت کا باعث ہوتا ہے اوربہی اس ترکیب سے درختون مین کیڑے نہین لگتے ہین
اگر سیرابی کے ذریعہ سے استحفاظ کرم خوری کی شکل قایم رہے تو فہو المراد ورنہ نسخہ
بالا کی تعمیل ضروری متصور ہے ہرچند اس نسخہ سے عموماً حشرات الارض اور چارپایون سے بچاؤ کیصورت پیدا
ہوتی ہے مگر خود درخت کی بالیدگی مین کسیقدر نقصان لاحق ہوجاتا ہے اس نقصان کی وجہ
یہ ہے کہ سفوف یا راکہہ کا شاخون اور پتون پر چہڑکا جانا مسامات اشجار کے بند ہوجانیکا باعث ہوتا ہے اہل
واقفیت سے پوشیدہ نہین ہے کہ ہر درخت کے پتے اوس درخت کے لیے بمنزلہ
ریہ کے ہین انہین پتون کے ذریعہ سے جمیع اشجار و نجوم و حشایش وغیرہ وغیرہ سانس لیتے ہین
نباتات کی آمدورفت نفس کے وسایل یہی پتے ہین اگر انکے مسامات کسی وجہ سے مسدود
ہوجاوین تو نباتات کو بالضرور کچہہ نہ کچہہ نقصان لاحق ہوگا پس سردے کی شاخ اور پتون
سفوف مذکور کا چہڑکنا خالی از مضرت نہین متصور رہے لیکن چونکہ اس سفوف پاشی
کی مضرت کرم خوری کی مضرت سے بہت کم ہے بحالت ضرورت سفوف پاشی کو
اختیار کرنا امر ناگزیر ہوجاتا ہے۔

سردے اور خربزے کے تخمون کو صاف کرنیکی ترکیب یہ ہے کہ انکی تخمون مین
راکہہ ملاتے ہین اور بعد ازان خشک ہونے کے لئے پہیلا دیتے ہین خشک ہونے پر
سب تخم صاف ہوکر راکھہ وغیرہ کی آمیزش سے علحدہ ہوجاتے ہین جب ان پہلونکے
تخم صاف ہوجائین تب اونکو حفاظت کے ساتھہ شیشون مین رکھنا چاہیئے اور
جب تخم ریزی کا زمانہ آئے تب شیشون سے نکالنا چاہیئے۔ جب اچہی قسم کے
سردے اور خربزے کے تخم تخم ریزی کے خیال سے رکھے جائین تو اس بات کا
لحاظ واجبات سے ہے کہ اون سردے اور خربزے کے کھیتون کے قریب خراب قسم کے سردے اور
خربزے روئیدہ ہونے نہ پاوین ورنہ ان بُری قسمون کی وجہ سے اچھے بھی

خراب ہوجائینگے اور خراب ہوجانیکی یہ صورت ہوگی کہ اچھے سردے یا خربزے اپنے جواری
بُرے سردے اور خربزوں سے حاملہ ہوجائینگے اور اونکے پہلون کے تخم بھی بُرے ہونیکی
وجہ سے اچھے سردے یا خربزے پیدا نہین کرسکین گے - اہل واقفیت سے
پوشیدہ نہین ہے کہ سردے اور خربزے اون اقسام نباتات سے ہین جو بذات خود
فرداً فرداً جامع ذکریت اور انثیت ہین اِنکے کوئی پہول مذکر ہوتے ہین اور کوئی مونث
مونث پہول مذکر سے حاملہ ہوتے ہین ذریعۂ حمل ایسے اجزاے صغار ہوتے ہین جو
ہوا کے وسیلہ سے مذکر پہول سے خارج ہوکر مونث پہول مین داخل ہوجاتی ہین
جسطرح پر درخت واحد کے مذکر پہول سے مونث پہول کو حمل قرار پاتا ہے ویسے ہی ممکن
ہے کہ غیر درخت کے مذکر پہول سے بھی حمل کی صورت قرار پکڑے پس اس وجہ سے
اس بات کا لحاظ ضروری ہوجاتا ہے کہ اچھے اقسام کے سردے اور خربزے کے
گرد و پیش مین بُرے اقسام کے سردے یا خربزے پرورده نہ ہونے پائین ورنہ
بُرے کے اجزاے صغار سے اچھے کو حمل کی صورت پیدا ہوگی اور پہل بھی ناچار
بُرے پیدا ہونگے اور جب ان بُرے پہلون کے تخم سے نئے درخت پیدا کیے جائینگے
تو وہ بھی بالضرور کُلُّ شَیٍٔ یَرْجِعُ اِلٰی اَصْلِہٖ کے مصداق نکلین گے کبھی ایسا بھی ہوتا ہی
کہ احتیاط بلیغ کے ساتھ بھی خرابی نسل واقع ہوتی ہے اس خرابی کی وجہ بعض اوقات
یہ بھی ہوتی ہے کہ مدہ مکھی کبھی کسی بُرے درخت سے اجزاے صغار اوڑا لاکر اچھے
درختون پر آبیٹھتی ہے اور مونث پہول ایسے اجزاے صغار کو قبول کرلیتے ہین جسکی باعث
حمل قرار پاجاتا ہے اور تنزلی قومی مترتب ہوتی ہے -

Cucumis Momordica

پھونٹ جمالی

یہہ پہل بھی خربزے کے طور پر پیدا ہوتا ہے لیکن خربزے کے برخلاف اسکی

شکل لانبی ہوتی ہے اکثر اسکا مزا بہت پہیکا ہوتا ہے - ہندوستان مین کثیر الوجود
ہے - عوام اسکو بہ کثرت کہاتے ہین درحقیقت یہ شئے کہانیکے قابل نہین ہے -
اسٹارچ کا جزو پہونٹ مین بمقدار کثیر پایا جاتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس پہل کا
جزو شکر زیادہ تر اسٹارچ (starch) کیطرف مستحیل ہوجاتا ہے اسیواسطے
اسمین شیرینی بہت کم محسوس ہوتی ہے - میوہ ہونیکی حیثیت سے یہ پہل توجہ شائقین
کے قابل نہین ہے مگر اسکی کاشت بلاشبہہ غربا اور مساکین کو نفع رسان ہوتی ہے -

Water melon

تربز

ہندوستان مین کثیر الوجود ہے - اکثر دیارون مین اسکی کاشت ہوتی ہے اسکا
پہل مقدار مین چہوٹے خربزے سے لیکر گہڑے کے برابر ہوتا ہے پختہ ہونے پر
جلد کا رنگ گہرا سبز سیاہی آمیز ہوجاتا ہے بعض کی جلد پر ابر ہی کیطرح کے
نشان ہوتے ہین - کسی تربز کا مغز سرخ اور کسیکا سفید ہوتا ہے - عموماً ہندوستانی
تربز بلکے شیرین ہوتے ہین مگر سننے مین آیا ہو کہ راجپوتانہ کی ریگستانی میدانون مین بادیہ عرب کیطرح تربز شیرین ہوتے ہین
معلوم ہوتا ہو کہ ریگ کی خشکی سے وافراط رطوبت زایل ہوجاتی ہو جسکو باعث شیرینی مین خوبی آجاتی ہو اکثر سرسبز مقامات ہونیکے
اثمار پہیکے ہوتے ہین کثرت مائیت کمی شیرینی کا باعث ہوا کرتی ہے اسیواسطے
دیارون کے تربز مین اعلیٰ درجہ کی شیرینی نہین پائی جاتی ہے بخلاف اسکے عربستانکی
تربز نہ صرف بڑے بلکہ بیحد شیرین بہی ہوتے ہین اگر عرب کے تربز کو تراش کر
چہوڑ دیجیے تو انقضای دو ساعت کے بعد تراشی ہوی سطح تربز پر قند کے دانے
نمودار ہونے لگتے ہین - حالت یہ ہوتی ہے کہ عربی تربزون مین جزو شکر
بہ کثرت موجود رہتا ہے اور جب تراشیدہ مقام پر ہوا لگتی ہے تو تقاضای
ہوا سے موضع تراشیدہ مین خشکی آنے لگتی ہے خشکی فنائے مائیت کا نام ہے

فناے مائیت کے بعد جو شے رہجاتی ہے وہ جز و شکر ہے اور چونکہ جزو شکر بمقدار کثیر موجود رہتا ہے۔ قندی دانون کی نموداری کوئی امر خلاف قیاس اور موجب تعجب نہین ہے۔

عموماً تربز کی شکل گُروی یا بیضاوی ہوتی ہے مگر صوبہ اودہ مین تربز کی ایک قسم ہوتی ہے جو کدوے دراز کے طور پر لانبی ہوتی ہے اور کدوے دراز سے بالکل ہم شکل بھی ہوتی ہے البتہ دونون مین رنگ جلد کا تو فرق رہتا ہے ورنہ شکل ظاہری مین کسی طرح کا فرق پایا نہین جاتا۔ تربز دراز کی جلد کا رنگ جلد کدوے دراز کے برخلاف گہرا سبز سیاہی آمیز ہوتا ہے۔ مغز کی رنگت شوخ گلابی ہوتی ہے اور تخم معمولی تربز کے برخلاف نہایت سیاہ ہوتے ہین بلاشبہہ تربز کی یہ قسم ارباب شوق کے قابل توجہ متصور ہے۔

جو تردداتِ کہ سردے کی کاشت کے واسطے درکار ہین تربز کے لئے درکار نہین ہین ماہ جنوری مین تخم ریزی کرنا چاہیئے اور چونکہ تربز کو سیرابی کی بہت حاجت ہوتی ہے سیرابی مین کسی طور پر کمی لاحق ہونے نہ پائے دیارون مین سیرابی کی بھی حاجت نہین ہوتی ہے بدین وجہ کہ اُسکی کاشت ایسی ہی زمین مین ہوا کرتی ہے کہ جو ایام بارش مین کچھہ عرصہ تک تہ آب رہا کرتی ہے مگر جب باغون مین تخم ریزی کیجائے تو سیرابی کا خیال بہت ضروری ہے۔ اور چونکہ اسکی بیل دور تک پہیلتی ہے اسے ایسے موقع سے نصب کرنا چاہیئے کہ اسکی بیلین حسب خواہش پہیل سکین۔

Granadilla.

گرانڈلا

ریورنڈ فرمنجر اس نبات کی پانچ قسمین اپنی کتاب مین تحریر فرماتے ہین اونکے نام یکے بعد دیگرے درج ذیل ہوتی ہین۔

نمبر شماری	نام	کیفیت
۱	کامن گرانڈلا (Common granadilla.	اسکا پہل مستطیل مقدار مین لڑکے کے سر کے قریب قریب - مزا شیرین بلکہ ترشی کے ساتھہ اور نہایت خوش ذایقہ گرم ملکون مین استعمال کے قابل -
۲	ایپل فروٹڈ گرانڈلا Apple-Fruited granadilla	اسی سوئیٹ کالا باش بہی کہتے ہین sweet Calabash)
۳	واٹر لیمن (Water-Lemon }	گرم ملکون مین بہ کثرت پرورده کیا جاتا ہی اکثر اشخاص کو مرغوب ہوتا ہے -
۴	پرپل فروٹڈ گرانڈلا Purple Fruited granadilla.	اسکا پہل مرغ کے انڈے کے برابر ہوتا ہی حالت خامی مین سبز اور پختگی مین آلوچہ کا رنگ پیدا کرتا ہے -
۵	فلش کلرڈ گرانڈلا -	اسکا مغز سُرخ رنگ ہوتا ہے -

بقرینہ غالب گرانڈلا کی کوئی قسم جناب نورالدین خانصاحب کے کارخانہ نباتات مین جو بمقام رسا پگلا ضلع ٹالی گنج اطراف کلکتہ مین واقع ہے موجود ہے - ارباب شوق وہان سے منگواکر اسکا امتحان فرمائین توخوب ہو -

گرانڈلا کا درخت کسی دوسرے درخت کی استعانت کے بغیر بالیدہ نہین ہوسکتا ہی بیل والی نباتات کا عموماً یہی طور ہے صرف گرانڈلا نمبرا ہندوستان مین دیکھا جاتا ہے کلکتہ مین کم بارور ہوتا ہے مگر ڈاکٹر موصوف لکھتے ہین کہ ہم نے بمقام گوہٹی (Goahatti.) اس نمبرا کو بہ کثرت بارور ہوتے دیکھا ہے اسکی باروری کا زمانہ ماہ دسمبر ہے مگر اسکے پہل وہان ایسے اچھے نہ ہوتے تھے

جیسا کہ نمبر ا کے بیان مین اوسکی کیفیت درج بالا ہوچکی ہے - ایک مصنف کا قول ہے کہ ہر سال اسکے درخت کو یہانتک چھانٹنا چاہیے کہ صرف اوسکا تنہ رہجائے ایسا کرنے سے اسکا پہل مراد کو پہونچتا ہے -

Monstera

مانسٹیرا

یہ ایک بیلدار نبات ہے اسکا وطن مکسیکو (Mexico.) ہے - اسکا پہل شیردار اور لذیذ عمدہ قسم کے انناس کیطرح ہوتا ہے - حال مین یہ درخت داخل ہندوستان ہوا ہے ایورنڈ فرمنجر (Rev Firmenger) لکہتے ہین کہ اس ملک مین اسنے کیا شکل پیدا کی ہے اس سے ہکو اطلاع نہین ہے -

Grapes

انگور

یہ عمدہ میوہ معروف و مشہور سردبار و امصار ہے -

واضح ہو کہ چند اقسام کے انگور خاص ہندی وطن ہین مگر ان قسمون کے علاوہ بہت سی قسمین ایسی بھی ہین کہ دوسرے ملکون سے یہان پہونچکر حسب مراد بارور ہوگئی ہین اکثر ہمارے ہم وطنون کا یہ خیال ہے کہ صوبہ بہار یا ہندوستان کے دوصوبون کو عمدہ انگور کے پیداوار کی صلاحیت حاصل نہین ہے - بلاشبہ یہ خیال ہمارے ہموطنون کو صوبہ بہار کے کھٹے اور بد ذائقہ انگورون کو دیکھکر پیدا ہوا ہے ورنہ حقیقت حال یہ ہے کہ اگر عمدہ اقسام کے انگورون کے پیداوار کیطرف میرے ہموطن یا عموماً شکناے ہند توجہ فرمائین تو اونکی کامیابی ایک امر یقینی متصور ہے جب کیفیت یہ ہے کہ غیر ملکون کے انگور ہندوستان کے مختلف مقامون مین کوشش اہل فرنگ سے حسب مراد بارور ہوتے گئے ہین تو

کیا ہمارے ہندی ارباب شوق کی محنت رائگان جاسکتی ہے۔ ہمارے ہموطنونکی
اس غلط خیالی کی یہ وجہ معلوم ہوتی ہے کہ اس صوبہ مین ہمیشہ اوسی قسم کی
انگور بوئے جاتے ہین جنکو ولایت مین گاوخر بھی نہین پوچھتے بڑے اقسام کے
انگور کو اور وہ بھی بلا قاعدہ بوکر عمدہ پیداوار کی توقع رکھنا بعید از عقل ہے
لیکن اگر باپابندی قواعد علمیہ کے ساتھ عمدہ اقسام کے انگور کہ جنکا ذکر آئندہ آتا ہی
پرورده کیئے جائین اور اوسوقت حسب مراد بارور نہ ہون تو البتہ ایسی حالت مین اپنے
دیس کی شکایت بجا ہوگی ورنہ تجربہ کافی بغیر اپنے دیس کو پیداوار انگور کے ناقابل
سمجھنا حب الوطنی سے بہت دور ہے۔ یہ ممکن ہے کہ اور بعض صوبہ جات ہندوستان کو
صوبہ بہار سے زیادہ تر اس کام کی صلاحیت حاصل ہو۔ اس کم وبیش کا فرق
ایک امر دیگر ہے مگر بے تحقیق کافی ناقابلیت کا الزام اپنے دیس پر لگا دینا بلاشبہہ
ایک امر ناگوار معلوم ہوتا ہے۔ ہمارے صوبہ بہار کی حالت یہ ہے کہ یہان کے
اُمرا علمی قواعد کی پابندی کے ساتھ کمتر آراستگی باغ کیطرف متوجہ ہوتے ہین
مالی جو باغون مین رکھے جاتے ہین نہ اونکو علم نباتات مین دخل ہوتا ہے اور
نہ اونکو کیمسٹری آتی ہے ان جاہلون کو اسکی بھی خبر نہین رہتی ہے کہ کن کن
ملکون مین کیسے کیسے انگور ہوتے ہین اور کن کن ملکون کو ہندوستان کی سرزمینون
کے ساتھ کس قسم کی مناسبت یا مخالفت حاصل ہے یہ ہندوستانی مالی جو
بیشتر محض نادان ہوتے ہین اپنے مالکون کو جنکو بیشتر فن باغبانی سے اور بھی زیادہ
بے سروکاری لاحق رہتی ہے جیسا چاہتے ہین کہدیتے ہین جسکی بدولت معاملات
باغبانی مین ہزارون نکمے خیالات کے پابند ہمارے ہموطن ہوجاتے ہین چنانچہ منجملہ
نکمے خیالات باغبانی کے ہمارے ہم وطنون کا ایک نکما خیال یہ بھی ہے کہ ہمارے
دیار مین ترش بدذائقہ اور چھوٹے چھوٹے انگورون کے سوا کسی اور

قسم کے عمدہ انگوروں کا پیدا ہونا ناممکن ہے۔ اسمین شک نہین کہ بحالت موجودہ
جو انگور صوبہ بہار و بنگالہ و اطراف صوبہ بہار و بنگالہ مین پیدا کیے جاتے ہین ایسے
ذلیل اور بُرے ہوتے ہین کہ اونکی طرف انگور کی نسبت بھی ستم ہی ستم ہے
مگر یہ نامرادی پیداوار سرزمین صوبہ بہار وغیرہ کی ناقابلیت کی دلیل نہین ہوسکتی ہے
کس واسطے کہ بحالت موجودہ انگور کی جو قسمین ان اطراف مین دیکھی جاتی ہین خود نہایت
ارزل ہین اور اوس پر امر مزید یہ ہے کہ اونکے پیدا کرنیوالے بیشتر ناتعلیم یافتہ اور جاہل
اشخاص ہوتے ہین بہرحال تحریرات ذیل کے ملاحظہ کرنے سے معلوم ہوگا کہ انگور کی
کاشت حسب مراد عمل مین آسکتی ہے اور بالفرض اگر ہندوستان مین یہ میوہ اوس
عمدگی اور لطافت کو نہ پہونچ سکے جیسا کہ عموماً انگور خیز ملکون مین پیدا ہوتا ہے تو بھی اسکی
حالت موجودہ بہت کچھ ترقی کرسکتی ہے حیف ہے اگر ارباب شوق ایسے عمدہ میوہ کی
پیداوار کیطرف کوشش نہ کرین واقعی یہ ہے کہ کوئی میوہ انگور کی برابری نہین کرسکتا
ہے اگر دعوی ہمسری اس میوہ کے ساتھ کسی میوہ کو ہے تو البتہ آم کو ہے جن
لوگون نے عمدہ عمدہ اقسام کے آم ذائقہ کیے ہونگے ہمارے اس قول کے ساتھ
تمامتر اتفاق کرینگے مگر ایسے حضرات جنکو صرف معمولی بمبئی اور مالدہ آمون کے ذائقہ پر
قناعت کی نوبت پہونچی ہے اونسے آم کی عمدگی کی داد طلبی بھی بیدادی ہے۔
فرمنجر صاحب (Mr. Firmenger) لکھتے ہین کہ انگور کی قسمین ہندوستان مین
بے شمار ہین اور بعض اونمین ایسے عمدہ پھل دیتی ہین کہ اونکے پھل مقدار و ذائقہ میں
دنیا کے کسی ملک کے انگور سے زنہار کم نہین ہوتے ہین صاحب ممدوح فرماتے ہین
کہ میرے فیروزپور کے باغ مین پانچ یا چھہ قسم کے انگور تھے جو نہایت لذیذ دانے
پیدا کرتے تھے مگر ہمین اونکے نام سے کبھی اطلاع نہ ہوئی مسٹر ال برکلی
(Mr. L. Barkeley) کی تحریر سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ لاہور مین چند عمدہ

اقسام کے انگور جو غیر ملکون سے لا کر نصب کئے گئے تھے حسب مراد بارور ہوتے ہین
انکے علاوہ پنجاب مین انگور کی ایک قسم اور بھی موجود ہے کہ جو کشمش کے مانند بیدانہ
ثمر پیدا کرتی ہے - اورنگ آباد مین بھی انگور کی ایک سیاہ قسم دیکھی جاتی ہے جو پرتگالی
سیاہ انگور سے کسی بات مین کم نہین معلوم ہوتی ہے - اس قسم کے سیاہ انگور کی
کاشت دولت آباد مین بہ کثرت ہوتی ہے - مولف نے اس سیاہ انگور کو سفر دکن
کے زمانہ مین ذایقہ کیا ہے واقعی یہ قسم نہایت لذیذ ہوتی ہے اسکے ذایقہ کرنے سے
یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ ہندوستان کے بعض مقامات کو پیداوار انگور کی پوری
صلاحیت حاصل ہے یہ سیاہ قسم بقیاس مولف اطراف پٹنہ و بنارس و الہ آباد
وغیرہ مین حسب مراد بارور ہو سکتی ہے - افسوس ہے کہ ہمارے پٹنہ کے ارباب
شوق پٹنیا سیاہ انگور کو انگور سمجھکر اپنے باغون مین جگہ دیتے ہین اور کبھی
اورنگ آبادی سیاہ انگور یا اور کسی عمدہ قسم کے انگور کی پرورش کو مروج کرنی
کیطرف مطلق مائل نہین ہوتے ہین - اورنگ آبادی سیاہ انگور کے علاوہ اس
رنگ کا انگور ریاست ریوان و کالنجر[1] مین نہایت نفیس پیدا ہوتا ہے - کنوار مین
بھی انگور کی ایک نہایت عمدہ قسم دیکھی جاتی ہے مگر یہ قسم بقرینہ غالب دراصل
کشمیر کی وطن ہے یا وسط الشیا سے لائی گئی ہے - بنگلور مین انگور کی ایک قسم ہے
جسکے پھل اکتوبر و نومبر مین مراد پر آتے ہین - یہ قسم بھی اچھی ہوتی ہے - اطراف کلکتہ
کی زمین کو پیداوار انگور کی صلاحیت کم معلوم ہوتی ہے - چنانچہ فرمنجر صاحب لکھتے ہین
کہ ہم ۱۸۵۹ء مین یورپ کے عمدہ اقسام کے انگور مقام اوٹاکمنڈ سے جنسورا
لائے مگر کوئی بھی بالیدہ نہ ہوئے جیسے آئے تھے ویسی ہی رہگئے - معلوم ہوتا ہے
کہ فرمنجر صاحب کے لائے ہوئے انگور نازک اقسام کے تھے اسواسطے اطراف

---

[1] صوبہ بوندیل کھنڈ مین واقع ہے -

کلکتہ کی ناموافقت آب و ہوا سے ضائع ہوتے گئے اگر قوی اور مضبوط اقسام کے انگور کلکتہ اور اطراف کلکتہ مین مروج کیے جائین تو پیداوار معقول کی امید کیجا سکتی ہے چنانچہ خود صاحب موصوف لکھتے ہین کہ بمقام گوسری جو سواد شہر کلکتہ ہے مسٹر ڈبلو اسٹاکرٹ (Mr. W. Stalkart) نے کسی قسم کا انگریزی انگور پرورش کیا تھا جو خوب بالیدہ ہوکر حسب مراد بارور ہوا تھا یہ انگور نہایت صحیح المزاج اور تنومند تھا معلوم ہوتا ہے کہ قوی اقسام کے سوا ضعیف اقسام کے انگور کلکتہ اور اطراف کلکتہ مین بالیدہ اور بارور نہین ہوسکتی ہین کسواسطے کہ اوس شہر اور اوسکے اطراف کی ہوا کی یہ تاثیر ہے کہ وہان انگور کا بالیدہ کرنا ایک امر سخت دشوار ہوجاتا ہے اکثر یہی ہوتا ہے کہ نصب کیے جانیکے بعد پھر انگور کے درخت کسی قسم کی جسمی ترقی نہین کرتے ایک ہی حالت پر عرصہ دراز تک رہکر ضائع ہوجاتے ہین۔

فہرست ذیل جسمین چند اقسام کے انگورون کے نام و بیان مندرج کیے جاتے ہین قابل توجہ حضرات اہل شوق ہے۔

کیفیت	نام	نمبر شماری
انگلستان کا انگور ہے اسکی گاچھی کارٹر کمپنی لندن (Messrs Carter & Co London) کے ذریعہ سے ہندوستان مین منگوائی جاسکتی ہے یہ انگور اچھی قسم کا ہے ارباب شوق امتحاناً اسکی پرورش ضرور فرمائین۔	باربروسا Barbarossa	۱

۲	بلیک الیکنٹی (Black Alicante)	ایضاً
۳	بلیک ہیمبرگ BLACK-HUMBURG.	ایضاً + یہہ قسم شہر لاہور مین بارور ہوچکی ہے جیساکہ مسٹر برکلی (لکھتے ہین کہ میرے باغمین حسب مراد بارور ہوئی ہے) شاید سرکاری باغ لاہور مین نہین ہے کسواسطے کہ وہان کی فہرست انتخاب مین اسکا نام نہین دیکھا جاتا ہے لیکن یہہ قسم سرکاری باغ لکھنو مین موجود ہے -
۴	بلیک سکٹ (Black-muscat یعنی سیاہ مسقط	ایضاً + شاید یہہ قسم بہی مسٹر برکلی کے باغمین بارور ہوئی ہے -
۵	بلیک پرنس (Black Prince.	عمدہ انگریزی انگور ہے قابل توجہ شایقین ہے یہہ قسم سرکاری باغ سہارنپور مین موجود ہے -
۶	بوورڈ مسقط (Bowd-muscat	ایضاً مگر بہ اطلاع مؤلف یہہ قسم ہندوستانمین نہین پہونچی ہے -
۷	بکلینڈ سویٹ واٹر Buckland sweet water.	عمدہ انگریزی انگور ہے قابل توجہ ارباب شوق ہے - بقرینۂ غالب ابہی تک یہہ قسم ہندوستان مین نہین ہے مگر ایک قسم موسوم بہ سویٹ واٹر سہارنپور کی سرکاری باغ مین موجود ہے -
۸	کیسیلاز مسک (Chasselas Musque.	عمدہ انگریزی انگور ہے مگر بہ اطلاع مولف

نمبر	نام	کیفیت
۹.	فردینینڈ دی لیسپس Ferdinand De Lesups.	ایضاً
۱۰	فرینکنتھلل Frankenthal.	ایضاً
۱۱	گولڈن شیمپین Golden - Champion.	ایضاً + بقرینۂ غالب یہ قسم بمقام لاسورسٹر برکلی (Mr Berkeley.) کے باغ مین حسب مراد بارور ہوئی ہے مگر وہان کی سرکاری فہرست اشجار مین اسکا نام مولف کی نظر سے نہین گزرا ہے -
۱۲	گروس کالمن Gros - Colmon.	عمدہ انگریزی انگور ہے یہ قسم ہندوستان مین بقرینۂ غالب نہین پہونچی ہے -
۱۳	گروانڈ سویٹ واٹر Groe end sweet - water.	ایضاً +
۱۴	لیڈی ڈونیز سیڈلنگ Lady Downes Seed-ling.	عمدہ انگریزی انگور ہے بہ اطلاع مولف یہ قسم ہندوستان مین نہین آئی ہے
۱۵	میز پرنسز بلیک مسکٹ Mrs Princess Black muscut.	عمدہ انگریزی انگور ہے اور لکھنو کے سرکاری باغ مین موجود ہے -
۱۶	مسقط اسکندریہ Muscat of Alexandria.	ایضاً مگر بہ اطلاع مولف ہندوستان مین ابھی تک یہ قسم لائی نہین گئی ہے -
۱۷	رایل ایسکات Royal - Ascot.	عمدہ انگریزی انگور ہے سرکاری باغہای لکھنو و سہارنپور مین یہ قسم موجود ہے
۱۸	رایل مسکڈاین Royal - muscadine.	عمدہ انگریزی انگور ہے بقرینۂ غالب ابھی تک

		ہندوستان مین نہین پہونچا ہے -
۱۹	ٹرینھم بلیک - Trenham Black.	ایضاً
۲۰	وہایٹ فرانٹگین - White Frontignan.	عمدہ انگریزی انگور ہے سرکاری باغہاے سہارنپور ولاہور مین یہ قسم موجود ہے -
۲۱	وہایٹ نایس - White Nice.	ایضاً مگر بقرینہ غالب ابہی تک ہندوستان مین اس قسم نے رواج نہین پایا ہے -
۲۲	گرزلی فرانٹگنین - Grisly Frontignan.	انگریزی انگور ہے لاہور کے سرکاری باغ مین موجود ہے -
۲۳	رایل وینیارڈ - Royal Vineyard.	ایضاً سرکاری باغون مین لکھنو اور لاہور کے موجود ہے -
۲۴	آسٹری ایٹ - Austreate.	ایضاً سرکاری باغ سہارنپور مین موجود ہی -
۲۵	بلیک برگنڈی - Black Burgundy.	ایضاً ایضاً عمدہ انگور ہے -
۲۶	ڈمیکس Damascus.	" " "
۲۷	ارلی ہیمبرگ Early - Hamburg.	" " "
۲۸	مسکٹ ہیمبرگ Muscat - Hamburg.	" " "
۲۹	وست سنٹ پیٹر West - St. Peter.	" " "

نمبر	نام	کیفیت
۳۰	وہایٹ شیمپین White-Champion.	الیضاً الیضاً الیضاً
۳۱	میڈرس فیلڈ کورٹ Madres-Field-Court.	عمدہ انگریزی قسم ہے سرکاری باغ لکھنؤ مین موجود ہے۔
۳۲	بمبئی کا سرخ انگور Bombay Red.	ہندی انگور ہے سرکاری باغ لکھنؤ مین موجود ہے یہ قسم بہت عمدہ نہین ہے۔
۳۳	دیسی سفید انگور Country White.	الیضاً الیضاً اس قسم سے اکثر اشخاص واقف ہین یہ قسم پٹنہ مین بھی دیکھی جاتی ہے۔
۳۴	کابلی انگور سیاہ	یہ قسم قابل توجہ ہے لاہور کے سرکاری باغمین موجود ہے۔
۳۵	Hosaeni - حسینی	یہ انگور سفید رنگ دراز نہایت لطیف اور شیرین ہوتا ہے کابل سے جو انگور سفید رنگ پٹاریون مین ہر سال ہندوستان آتا ہے شاید یہی حسینی انگور ہے اگر حسینی نہین ہے تو حسینی کے ساتھ اشتباہ بہت ہے حسینی انگور کشمیر مین بھی پیدا ہوتا ہے یہ انگور بہت کچھ قابل توجہ ارباب شوق ہے۔ لاہور کے سرکاری باغ مین موجود ہے۔
۳۶	کشمش Kishmish -	یہ انگور معروف خاص وعام ہے اسمین تخم نہین ہوتا سرکاری باغ لاہور مین موجود ہے۔
۳۷	پشوری Peshwar -	یہ انگور سرکاری باغ لاہور مین موجود ہے۔

نمبر	نام	کیفیت
٣٨	مسکہ - Muska -	نہایت عمدہ قسم ہے کشمیر وطن ہے - ارباب شوق کشمیر سے منگوا سکتے ہین -
٣٩	عسکری	نہایت لطیف و شیرین ہوتا ہے بقرینۂ غالب ہندوستان مین اسکی پرورش نے راج نہین پایا ہے - اس انگور کا وطن ملک ایران و کابل و عراق وغیرہ ہے اہل ہند جنکو سفر کابل و ایران و عراق کا اتفاق ہوا ہے البتہ اسکی عمدگی کی شہادت دے سکتے ہین -
٤٠	صاحبی	ایضاً
٤١	ریش بابا	ایضاً
٤٢	انگور کشمشی	یہ انگور نمبر ٣٩ و ٤٠ و ٤١ سے بھی زیادہ لطیف اور شیرین ہوتا ہے - واضح ہو کہ انگور کی قسمین بہت ہین جسقدر ذکر ہوئین توجہ ارباب شوق کے لئے کافی ہین + انگریزی اقسام جو مذکور ہوئے اونکی حقیقت یہ ہے کہ بہت اونمین ایسے ہین کہ جو درحقیقت ایشیائی وطن ہین مگر چونکہ اب انگلستان مین پرورده کئے جاتے ہین اور ہندوستان مین انگلستان سے آتے گئے ہین یا لائے جاسکتے ہین اب اونکو انگریزی اقسام کہنا امر مجبوری ہوگیا ہے اسکے علاوہ ہم ہندیون کو اونکے ایشیائی نام ہونگا

		دریافت کرنا چونکہ بہت دشوار ہے اس لئے ناچار انکے انگریزی نامون پر اکتفا کرنا لازم ہے ۔

جو اشخاص انگور کے طرز کاشت یا طریقہ پرورش سے ناواقف ہین انگور کا پیدا کرنا ایسا امر دشوار سمجھتے ہین کہ بخیال دشواری اپنے باغون مین اس عمدہ میوے کو کمتر جگہ دیتے ہین حالانکہ انگور کی کاشت یا پرورش اوسیقدر تردد طلب ہے جتنا کہ اور اشجار بجوم مثمر و اقسام آم و لیچی و شفتالو و کولا و اسٹابری و انناس و سردا وغیرہ وغیرہ کی پرورش و نگاہداشت متقاضی تردد ہوتی ہے جو اراضی کہ درختان مذکور بالا کو بالیدہ کرنیکی صلاحیت رکھتی ہے انگور کے درخت کو بھی بالیدہ کرسکتی ہے ظاہر ہے کہ جسطرح فن باغبانی کی دانست کے بغیر لاعلمی کیصورت مین درختان مذکور حسب مراد بارور نہین ہوسکتی اوسیطرح انگور کی بھی پرورش بوضع احسن عمل مین نہین آسکتی پس اگر پابندی قواعد علمی کے ساتھہ انگور کی کاشت یا پرورش عمل مین آوے تو زیرباری کثیر کے بغیر آسانی کے ساتھ میوہ سے تمتع کی صورت پیدا ہوسکتی ہے ۔ مسٹر جیمس کتھل (Mr James Cuthill) کی تحریرات سے معلوم ہوتا ہے کہ انگلستان مین بھی بہت سی فضول کارروائیان انگور کی کاشت مین عمل مین آتی ہین چنانچہ محقق موصوف لکھتے ہین کہ انگور کی ایک امر نہایت آسان ہے اگر طول فضول او زغلط کارروائیان مروج نہوتین تو اسکی کاشت کی نسبت بہت کچھ تحریر کی ضرورت بھی نہوتی ۔ انگلستان مین انگور کی کاشت ایک شے بلا وجہ دشوار اور بلا ضرورت بہت خرچ طلب ہو رہی ہے یہان کا دستور یہ ہے کہ اول زمین کو چار یا پانچ فٹ عمیق کھود ڈالتے ہین اور بعد ازان اس کھودی ہوئی زمین مین طرح طرحکی چیزین بشکل مرکب تقویت زمین کے لئے داخل کرتے ہین ۔ جہان تاکستان قایم کرتے ہین وہان کی زمین

بیشتر ایسی ہوتی ہے کہ جو پچاس۵۰ برس سے چراگاہ میش وگاو رہا کی ہے اور
ان جانورون کے سالہا سال کے فضلے سے پر بادہ ہورہی ہے اوسپر مزید
تقویت کی نظر سے گوبر - مینگنیان - لید - سور کا گوہ - گاے کا خون - استخوان
جوشدادہ - گھوڑے اور بیلون کے ناخون جو نعلبندی کے وقت تراشے جاتی
ہین یہ سب کے سب داخل زمین کیئے جاتے ہین - جب اس عجیب الترکیب زمین ہین
انگور کے درخت نصب کیئے جاتے ہین تو بے انداز بڑھنا شروع ہوتے ہین
اور جو جو برائیان انگور کے واسطے متصور ہین سبکو ظہور ہوتا ہے یعنے شاخون کی
پورین بہت لانبی نکلتی ہین - جزو سبزی زیادہ پیدا ہوتا ہے اور جسم درخت متخلخل
اور نرم ہوجاتا ہے اور جب درخت بارور ہوتا ہے تو پہلون مین ایسی قلب ماہیت
پیدا ہوجاتی ہے کہ اگر قسم انگور بلیک ھمبرگ (Black Hamburg) ہی
تو ان سئو تدبیرون سے رڈ ھمبرگ (Red Hamburg.) ہو جاتی ہے
جتنے دولتمندان انگلستان ہین اونکے تاکستان مین بھی غلط کارروائیان مروج
ہین مگر تجارت پیشہ اشخاص ان طول فضول کارروائیون کے گرد نہین پھرتے
یہ لوگ نہ بطریق بالا زمین کو اسقدر عمیق کھودتے ہین نہ کھاد کی کثرت سے
اصلی صلاحیت زمین مین کسی طرحکا غیر طبعی انقلاب پیدا کرتے ہین - حسب مراد
انگور پیدا کرنیکے لئے نرم بالو آمیز زمین تجویز کرکے انگور کے درخت نصب کردیتے
البتہ نصب کرنیکے قبل تھالون مین صرف نرم اور چور کئی ہوئی مٹی ڈالدیتے ہین
نرم زمین پاکر انگور کی جڑین خود ہر طرف پھیل جاتی ہین اور درخت حسب مراد بالیدہ
ہوکر پھل بھی حسب مراد پیدا کرتے ہین لیکن یہ اشخاص تجارت پیشہ درختون کو موقع
سے چھانٹنے مین بہت کوشان ہوتے ہین جسکی وجہ سے اونکو پوری کامیابی
نصیب ہوتی ہے - انگور کے چھانٹنے کا بیان آیندہ آئیگا اس وجہ سے ان تجارت پیشہ

اشخاص کے چھانٹنے کا طور اس مقام پر مندرج نہین کیا جاتا ہے ۔
مسٹر مکٹھل ([illegible]) کی تحریر بالا سے عیان ہے کہ انگور کی کاشت بہت تردد خیز امر نہین ہے واقعی حالت یہی ہے جیسا کہ محقق موصوف کی نفع بخش مدلہ تحریر کا منشا ہے ہندوستان مین اوسی آسانی کے ساتھ عمدہ اقسام کے انگور پیدا کیے جا سکتے ہین جیسا کہ اشخاص تجارت پیشہ انگلستان مین پیدا کرتے ہین تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ سخت کیوال زمین انگور کے درخت کو بالیدہ کرنیکی پوری صلاحیت نہین رکھتی ہے ۔ بالو آمیز کیوال یا ملسندری یا دورس زمین یا کوئی ایسی زمین جو نرم اور بالو آمیز ہو اس کام کے واسطے موضوع ہے ۔ اگر سخت کیوال زمین مین انگور لگانے کی کسی وجہ سے مجبوری لاحق ہو تو اس حالت مین جہان جہان پر انگور کا درخت نصب کرنا متصور ہو وہان پر پہلے سے قد آدم زمین کھود کر نرم اور بالو آمیز مٹی اوسمین ڈال رکھنا چاہیے اس ترکیب سے جب درخت لگائے جاینگے تو اونکی بالیدگی مین دیر نہین لگیگی بہرحال جب زمین پرورش انگور کے واسطے تجویز کیجا چکے تب تاکستان کی تیاری کے لیے کارروائی ہائے ذیل کا عمل ہونا ضروریات سے ہے ۔
ظاہر ہے کہ انگور کا درخت بیلدار ہونے کے باعث کسی ایسی مضبوط شئے کی استعانت کے بغیر کہ جسپر چڑھکر وہ اپنی شاخین پھیلا سکے بالیدہ نہین ہو سکتا ہے اسلیے اسکے واسطے ایک زمین ایسی تجویز کرنا چاہیے جو جنوباً و شمالاً انگور بونیوالے کی خواہش کے مطابق طویل ہو اور عرض مین دس یا بارہ فٹ سے کم نہو اس زمین کی ہر دو جانب طولانی مین سات یا آٹھ فٹ کے فاصلون پر برابر پختہ پائے جو ۱۵ انچ مربع اور سات فٹ بلندی مین ہون تعمیر کیے جائین اور ہر دو پاؤن کے درمیان بانس کی جعفریان لگائی جائین اور عرض کے ہر دو پایہ کے

مقابل پر ایک شہتیر رکھی جاے اور ہر شہتیر کے وسط مین دو یا تین فٹ کا بلند بلوا جڑا جاے
اور اس بلوی پر جعفری کا دوچپرہ ڈالا جاے جب اسکی تعمیر سے فرصت ہوچکی تب طول کے
ہر دو پایہ کے وسط مین زمین درست کر کے انگور کا ایک درخت لگایا جاے بالیدہ ہوکر
یہ سب انگور کے درخت پایون کی جعفریان اور دوچپرے کی جعفریان کو اپنی شاخون اور
پتون سے چھپا لینگے اور یہ تاکستان براے خود زیور باغ ہوجائیگا اسکے سایہ مین
جنوباً و شمالاً نہ صرف ٹہلنے اور پھرنے کی معقول جگہ قایم ہوجائیگی بلکہ صدہا گملون کے
درختون کو سایہ مین رکہنے کا موقع ہاتھ آئیگا - ہندوستان مین تاکستان تیار کرنیکی
یہی ترکیب ہے اور اس ملک کے واسطے یہی طریقہ نہایت مناسب معلوم ہوتا ہے
کہ اہل انگلستان اس وضع پر تاکستان نہین تیار کرتے ہین - انگور کی بیلون کو اکثر
دیوارون پر چڑہاتے ہین چونکہ بدانست مولف طریقہ انگریزی اس ملک کے حسب حال نہین ہے
اسواسطے بہ نظر اختصار درج کتاب ہذا نہین کیا جاتا ہے -

آخر ایام بارش انگور نصب کرنیکا بہترین زمانہ ہے - کوہی مقامون مین ابتداے
زمانہ نصب سے چار برس کے اندر انگور بارور ہوتا ہے لیکن
ہندوستان کے میدانی حصون مین اس سے ہی زیادہ زمانہ اسکے بارور ہونیکے
لئے درکار ہے -

درختون کی تقویت کی نظر سے ہر سال انقضای ماہ اکتوبر کے بعد انگورون کی
جڑون کو کہود کر چھ یا سات ہفتہ تک کہلا رکہنا چاہیئے اس عرصہ مین پرانی
پتیان خزان کر جائینگی ایسے وقت مین انگور کی شاخون کو چھانٹنا بھی لازم ہے
فروری آتے نئی شاخین اور پتیان نکلنا شروع ہوجائینگی شاخون اور
پتون کے نکلنے کے قبل چھانٹنے کا یہ فائدہ ہے کہ درخت کا مادہ ضائع نہین جاتا ہے
جو لوگ شاخہاے نو رستہ و برگہاے تازہ کے ظہور کے بعد ایسا کرتے ہین

درختون کی قوت منفت مین ضائع کرڈالتے ہین بہرحال جب شاخہاے نورستہ
وبرگ ہاے تازہ کی نمو شروع ہوا اوسیوقت درختون کی کہلی ہوئی جڑون کو
کہاد ڈالکر بند کردینا چاہیے اور اگر پانی کی ضرورت دیکہی جاے تو بقدر انداز
پانی بہی دینا چاہیے انگور کی جڑون کے واسطے کہاد کا نسخہ مندرج ذیل ہوتا ہے
شورہ ۱ کہلی سرسف گوبر بوسیدہ آہک یعنی چونا گرد کہلی امدگرد کو
مخسم مین ستڑا مین جب کہاد کا زمانہ آئے تب گوبر بوسیدہ سڑی ہوئی کہلی اور
گرد مجسم کو جڑون مین ڈالکر شورہ اور آہک کو علحدہ علحدہ پانی مین محلول کرکے اوپر سے
داخل کرین۔

اگر سڑی ہوئی مچہلی کا کہاد موجود ہو تو جڑون مین داخل کرین اور اوپر سے تہوڑا تہوڑا
شورہ کو باریک کرکے چہینٹین اسکے بعد تہالے کو برابر کرڈالین اگر مچہلی کی کہاد کا
سامان نہ ہوسکے تو گہونگہو کے مغز کا کہاد مچہلی کے کہاد کا بدل ہوسکتا ہے
گہونگہے کے مغز کے کہاد بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ ایک خم مین گہونگہے کے مغز
اور نرم مٹی کو تو بہ تو ڈالتے جاتے ہین دو تین مہینے مین سب مغز بوسیدہ ہوکر
مٹی مین شامل ہوجاتا ہے۔ مچہلی اور گہونگہو کے مغز دونون مین فاسفورس
موجود ہے لیکن مچہلی مین زیادہ ہے مگر دونون کی کہاد کے ساتھہ شورہ کی معیت
واجبات سے ہے کسواسطے کہ نظام نباتات مین نمک وپوٹاش وفاسفورس کی
اجزا بہت کچہہ دخل رکہتی ہین۔

انگور کو سیرابی کی حاجت بہت ہوتی ہے لیکن کثرت سیرابی سے تمام مثمر
اشجار دنجوم وحشایش کو مضر ہوتی ہے اوسیطرح انگور کو بہی ہوتی ہے بس
سیرابی کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ جب پرانی شاخون کے چہانٹے جانیکے بعد نئی
شاخین اور نئے پتے نکلنا شروع ہون تو اوسی وقت سے اسکو بقدر حاجت

پانی دینا چاہیے پھر جب شاخون مین پھول لگین تو اوسوقت سے لیکر اوس زمانے تک
کہ جب انگور کے دانے کچھ شکل نکال چکین مناسب سیرابی مین کوتاہی نہین کرنا چاہیے
بلکہ انگور کے پختگی کے زمانے کے کچھ روز پہلے ہی سے سیرابی موقوف کردینا چاہیے
اسوقت کی سیرابی سے پھلون کی شیرینیت کم ہوجاتی ہے جب انگور کے خوشے
پختگی کے قریب ہون تو خوشون کے قریب کی شاخین اور پتیان جو آمد روشنی اور
ہوا کی مانع ہوتی ہون اونہین فوراً دور کرنا چاہیے ورنہ حجاب کے وجہ سے
پھلون کے نضج مین فتور پڑیگا اور عدم نضج کے باعث پھلون مین ترشی رہ جائیگی
انگور کے بارور کرنیکے لئے اوسکی شاخون کو موقع کے ساتھ چھانٹنا ضروریات
سے ہے ورنہ معقول پیداوار کی امید ساقط متصور ہے - انگور کا درخت
کثیر الاوراق اور کثیر الاعضان ہوا کرتا ہے یعنی انگور کا درخت کثرت سے پتے اور شاخین
پیدا کرتا ہے چونکہ ہنیر مگی جزو زیادہ پیدا کرتا ہے اسلئے اسکو چھانٹنے کے بہی ضرورت
سال بسال ہوا کرتی ہے - ظاہر ہے کہ انگور کے پرورده کرنے کی علت غائیہ
یہی ہے کہ اوس سے پھل پیدا ہون نہ یہ کہ اوسکی شاخون اور پتون کی کثرت سے
تاکستان جنگل کی شکل پیدا کرے اس واسطے اوسکی شاخون اور بیلون کا چھانٹنا
ضرور ہوجاتا ہے تاکہ وہ مادہ جو شاخون اور بیلون کے طرف صرف ہوتا وہ
پھلون کے طرف منتقل ہوکر حسب مراد باروری کا سامان کرسکے - مولف سابق مین
عرض کرچکا ہے کہ انگور کے درختون کو چھانٹنے کا بہترین زمانہ وہی ہے کہ جب
اونکی پتیان خزان کرجاتی ہین اسواسطے وسط نومبر اس کام کے واسطے مناسب
زمانہ متصور ہے لیکن اگر اس سے بہی دو چار روز پہلے چھانٹنا عمل مین آئے تو
انسب ہوگا مگر اقتضائے نصف ماہ نومبر کے بعد جسقدر زیادہ التوا کی صورت ظہور
مین آئیگی اوسیقدر اسکا عمل کمتر مفید ہوتا جائیگا - بہرحال چھانٹنے کا طریقہ یہ ہے

کہ ہر شاخ کی تین آنکھ یعنے تین پوریں چھوڑ کر سب کو تراش ڈالنا چاہیے تراشنے
کے بعد عرق شجری اعلے کیطرف صعود کرنا شروع ہوگا نئی شاخون کے آثار نمودار
ہونا شروع ہونگے نئی پتیان نکلنے لگین گی اور آخر کار پہول نمایان ہو کر حسب
مراد پہل لگین گے اور تمام محنتون کا انجام بخیر ہوگا جو اشخاص ایسے زمانے مین
اپنے انگورون کو چہانٹتے ہین کہ جب عرق شجری صعود کرنے لگتا ہے اور نئی
شاخین اور پتیان درختون مین نکلنے لگتی ہین تو اونکے انگور کے درخت اونکی
اس غلط کارروائی کی بدولت کمزور ہو کر حسب مراد بارور نہین ہو سکتے ہین
واقعی اس غلط کارروائی سے درختونکا جوش محض بیکار جاتا ہے موقع سے
درختون کا چہانٹنا جسقدر مفید ہوتا ہے اوسیقدر اونکا بیموقع چہانٹا جانا اونکو
ضرررسان ہوتا ہے مگر جاہل اشخاص جو ترکیب ونظام نباتات سے لاعلمی علم
نباتات کے باعث ناواقف ہوتے ہین بیموقع درختون کو چہانٹکر خراب اور
ضایع کرڈالتے ہین۔
انگلستان مین انگور کی جڑونکے چہانٹنے کا بھی دستور ہے چنانچہ مسٹر جیمس کتھل
(James Cuthill.) کے اس مادے کی تحریرات کا خلاصہ بنظر
اطلاع دہی شایقین مندرج ذیل کیا جاتا ہے۔
صاحب موصوف لکہتے ہین کہ درختان مثمر کے جزون کو چہانٹنا ایک نہایت
توجہ طلب امر ہے اس کارروائی کے مروج ہونیکی یہ شکل پیدا ہوئی کہ بہت برس
گذرے کہ انگلستان کی باغبانون نے امتحاناً پرانے درختان مثمر کی جڑون کو کہود کر
چہانٹنا شروع کیا ایسا کرنے سے پرانے درخت بلاناغہ ہر سال حسب مراد بارور
ہونے لگے تب سے جڑونکا چہانٹنا مفید اشجار مثمرہ ہونیکے باعث ایک امر
ضروری سمجہا جاتا ہے مسٹر ریورس (M. Rivers.) نے بھی بوضاحت

ثابت کر دکھایا ہے کہ موقع سے درختون کی جڑون کو چھانٹنا بہت فائدہ بخش ہوتا ہے اب اس کارروائی کی عمدگی مین کسیکو جاے گفتگو نہین ہے۔ اس کارروائی کی عمدگی کے ثبوت مین مسٹر کٹھل لکھتے ہین کہ ہم نے بڑی بڑی ناشپاتی کے ایسے درخت دیکھے ہین کہ جو اسقدر عظمت و جسامت کے ساتھ بھی صرف چند دانے پھل پیدا کیا کرتے تھے مگر جب اونکی جڑین چھانٹی گئین تب سے اونمین پھل حسب مراد آنے لگے اسیطرح صاحب موصوف کا یہ بھی بیان ہے کہ ہمنے بمقام فلہم (Fulham) دو درخت انگور ایک ہاٹ ہوس (Hot house.) مین لگائے ان درختون کی عمر دس برس کی تھی اور اس عرصہ تک یہ دونون درخت ایک کنسرویٹری (Conservatory.) مین پرورده کیئے گئے تھے ہم نے ان درختون کی جڑین چھانٹ ڈالین جسکے باعث دوسرے ہی سال نصب کیئے جانیکے بعد دونون درخت حسب مراد بارور ہوئے اوسوقت سے لیکر اسوقت تک کہ بیس برس کا عرصہ گذر چکا ہے یہ دونون درخت بلاناغہ ہر سال افراط سے عمدہ پھل لایا کرتے ہین ایسی طرح بہت مثالین موجود ہین جنکے اعادہ کی کوئی حاجت نہین ہے۔

ہاٹ ہوس (Hot house.) کا ترجمہ گرم خانہ ہے اہل فرنگ ایسا ایک مکان تیار کرتے ہین کہ جس مین نازک اور گرم ملکون کی نباتات پرورده کیئے جاتی ہین اور سرد ہوائے خارجی کے صدمہ سے امن مین رہتی ہین اسطرح کی نباتات سرد ملکون مین گرم خانون کے بغیر زندہ نہین رہ سکتی ہین۔ کنسرویٹری (Conservatory) سے مراد ایسا گھر ہے جسمین مختلف اقسام کے نباتات مجتمع کیئے جاتے ہین اور وہان ان نباتات کی تمامتر حفاظت ہو سکتی ہے بیشتر ان نباتات سے ایسے ہوتے ہین جو دوسرون ملک سے لاکر اس گھر مین پرورده کیے جاتی ہین۔ اس گھر کی تعمیر مین شیشے بہت خرچ ہوتے ہین جسکی وجہ سے اسکے اندر آفتاب کی روشنی اور حرارت کی پہونچتی ہے

مسٹر ڈکٹہل (Cuthill مسٹر) آخر مین یہ لکہتے ہین کہ جب انگور کے
درختون کی جڑ ونکی چہانٹنے سے انگلستان مین فائدہ کثیر حاصل ہوتا ہے تو اور
ملکون مین بہی اس کارروائی کی پابندی نفع بخش ہوسکتی ہے اگر کوئی حضرات
ارباب شوق سے اس امر کا تجربہ ہندوستان مین فرمائین اور اپنے نتیجہ تجربہ
بذریعہ کسی تحریر کے اپنے ہندی ہموطنون کو مطلع کرسکین تو اونکی سعی نیک کا
احسان اونکے تمام ہموطنون کی گردن پر رہجائیگا اور بلاشبہہ عنداللہ بہی اس
کار خیر کی بدولت مستحق اجر عظیم ہونگے ۔

واضح ہو کہ اکثر غفلت اور کہن سالگی کے باعث بہی انگور کے درخت خراب ہوجاتے ہین
پس یا اونکی باروری مطلق موقوف ہوجاتی ہے یا اگر کسیقدر بارور بہی ہوتے ہین
تو اونکے پہل بدذایقہ چہوٹے گندہ پوست پیدا ہوتے ہین بیشتر تو یہی ہوتا ہے
کہ بارور ہی نہین ہوتے ایسے ناپرسان اور کہن سال درخت ہائے انگور کی
اصلاح کے لئے لفٹنٹ پاگسن (Pagson لفٹنٹ [illegible]) کی تحریر دن کا خلاصہ
جو مندرج ذیل ہوتا ہے قابل توجہ متصور ہے ۔

بہ نظر اصلاح لازم ہے کہ درختون کی جڑین بحفاظت تمام ماہ فروری مین کہودی
جائین اور جب کہودی جاچکین تو فوراً اونکی جڑون مین دو گہڑی رقیق کہاد داخل
کیجائین ۔ انگور کے رقیق کہاد کی ترکیب مندرج ذیل ہوتی ہے ۔

نسخہ کہاد

سلفیٹ آف لایم ۳ ماشہ   شورہ ۲ ماشہ   گنیس ۲ ماشہ ۔ شورے کو ایک بالٹی مین رکھکر اور

ص کوئی امر مانع نہین ہوتا ہے اس گہر کی بدولت شدت سرما سے درختون کو صدمہ پہونچنے
نہین پاتا ہے ۔ امرا ئے انگلستان اکثر اس طرز کے گہر پرورش نباتات کے واسطے تعمیر کراتی ہین

آب اضافہ کرکے محلول کرنا چاہئے بعد ازان کیسیس اوسمین داخل کیجائے بعد ازان سلفیٹ آف الایم کو
رفتہ رفتہ کرکے آمیختہ کرنا چاہئے جب نسخہ بالا کی مطابق رقیق کھاد جڑونمین داخل ہوکر جذب ہوجاچکی
تب کھاد مندرج ذیل اضافہ کرکے جڑون پھر مٹی سی چھپاکر مارچ تک اس حالت پر رہنے دینا چاہئے جب
یہ زمانہ آپہونچے تب دو بار ہر ہفتہ ایک مشک پانی سی جڑونکو سیراب کرنا ضروری تصور ہے نسخہ کھاد یہ ہے
سفوف استخوان سوختہ مٹی نرم - اول دو سیر سفوف مذکور کو جڑون پر چھڑکنا
چاہیے تب اوسپر سے دو انچ نرم مٹی ڈالی جائے اسپر سے اوپلی کی خاکستر
جسکے ذریعہ سے استخوان جلایا جائے بچھانا چاہئے جب یہ سب چیزین جڑونمین
داخل کیجا چکین تب کھودے ہوئے تھالے کو مٹی سے چھپاکر برابر کرنا درکار ہے
اس طور پر انگور کے درخت کو اپریل کے مہینے تک بحالت خود رہے دینا لازم ہے
لیکن جب مارچ کا مہینا آئے تب سے ہفتہ مین دو بار جڑون مین پانی دینا چاہئے
جب شناخون مین پھول نکلنا شروع ہو تب پھر کھاد رقیق بطریق مذکور بالا دیا جائے
اس کھاد دینے کے بعد زمین کو خشک ہونیکے لئے چھوڑ دینا چاہیئے پھر جب زمین
خشک ہونے لگے اور زمین مین شگاف نمودار ہونا شروع ہو تب پھر ہفتہ
مین دو بار سیراب کرنیکی ضرورت ہوگی اس ترکیب کی پابندی سے انگور
کے درخت نہایت بالیدہ ہوکر کثرت سے پھل لائینگے لفٹننٹ پاگس (
Paget) استخوان کے سوختہ کرنیکا طریقہ اس طور سے
اپنی تصنیف مین درج فرماتے ہین کہ ایک سوراخ زمین مین ایک فٹ عمیق
اور قطر اً تین فٹ کھودنا چاہیئے اس سوراخ کو تو بہ تو استخوان اور
اوپلے سے بھرنا چاہیئے اور اسکے اوپر سے بھی بیس یا تیس اوپلا ڈالنا چاہئے
بعد ازان تین طرف سے اس انبار مین آگ لگانا درکار ہے ہم اس غرض سے
کہ بیک وقت تین طرف سے اوپلے مشتعل ہوکر تمام استخوان کو جلا ڈالین

اختیار فرمائین فائدہ کے سوا کبھی نقصان لاحق نہ ہوگا۔ بہر حال صاحب موصوف لکھتے ہین کہ جب پرانی چھالین نہ چھوڑی جائین تب اوسوقت اجزا ے بالا رقیق تر شکل سے شاخون پر پھیری جائین بالمختصر جب ہدایت بالا کی تعمیل ہو چکیگی تب تھوڑے ہی عرصہ کے بعد درختون مین صحیح المزاجی آ جائیگی نئے نئے سبز پتے نکلنے لگین گے اور تمام درخت نہایت شاداب نظر آنے لگین گے اس ترو تازگی اور شادابی کی یہ وجہ ہوگی کہ تمام کیڑے جو درختون کی قوتون کو صرف کر ڈالتے ہین مر جاینگے ظاہر ہے کہ جس درخت مین ہزار و ن ہزار کیڑے لگے ہوے ہون اور اوسی درخت کی رطوبات صحیحہ سے اون کیڑون کا تغذیہ ہوا کرے ایسے درخت کی ترو تازہ اور شاداب ہونیکی کیا امید کیجا سکتی ہے۔ کیڑون کے دفع کرنیکی دوسری ترکیب یہ ہے کہ جب درخت چھانٹے جا چکین اور قبل اسکے کہ تاکستان کی زمین کوڑی یا سوہنی کیجا چکے ہر درخت کی جڑ کی چار و نطرف خس یا پیال رکھکر اس خس یا پیال مین آگ لگا دینا چاہئے جب شعلہ بلند ہوگا جتنے کیڑے اور اوسکے انڈے بچے ہونگے سب سوختہ ہو جائنگے لیکن اس ترکیب کی مطابق ایسے روز مین کارروائی کرنا چاہئے کہ جسمین ہوا تیز نہ ہو ورنہ شعلہ راست طور سے بلند نہ ہو سکیگا اور اس وجہ سے ازالہ دیدان بطریق احسن عمل مین نہ آئیگا آب گرم سے بھی قتل دیدان خوب ہوتا ہی تمام کیڑے مع انڈے بچے ہلاک ہو جاتے ہین اور درختون کو کسیطرح پر صدمہ نہین پہونچتا ہی بلکہ کیڑون کے دفع کرنیکا سب سے آسان اور کم خرچ طریقہ یہی ہے واضح ہو کہ پانی کو اس کام کے واسطے ایک سو تیس ۱۳۰ درجہ سے لیکر ایکسو پچاس ۱۵۰ درجہ تک گرم کرنا مناسب ہوگا ان درجات سے نہ کم نہ زیادہ پانی گرم کیا جائے۔ انگور کے کیڑون کے علاوہ اور درختون کے بھی کیڑے

آب گرم سے ضایع ہوجاتے ہین۔ مسٹر جیمس کٹھل (Mr James Cathill) صاحب
آب گرم کی سریع التاثیری کی نسبت بہت کچھ لکھتے ہین اور واقعی حالت
یہ ہے کہ ازالۂ دیدان اس سے بخوبی ہوسکتا ہے۔
محقق موصوف ازالۂ دیدان کے لئے ترکیب ذیل بھی تحریر فرماتے ہین بلاشبہ
یہ ترکیب تمام اقسام اشجار کو فائدہ بخش ہوسکتی ہے اور اس ترکیب کو انگور کے
ساتھہ کوئی خصوصیت نہین ہے وہو ہذا۔
بقدر انداز گندہک کچلہ تمباکو صابون ولایتی کافور و جوہر شراب
سبکو پانی مین آمیختہ کرین۔ جوش کے بعد جب پانی کی حرارت صرف
سو درجہ رہ جاے تب اس جوش دادہ پانی مین چھوٹے درختون کو غوطہ دین
یا بڑے درختون کے پتون کو اس پانی سے دہوئین یہہ ترکیب قتل
دیدان و طرد ہوام حسب مراد کرتی ہے بلکہ مادہ کرمی کا قلع اس ترکیب سے
ظہور مین آتا ہے۔
واضح ہو کہ انگور کو آمد برشکال کے پہلے پختہ ہوجانا چاہئے ورنہ بارش کی وجہ سے
انگور کے دانے ضایع ہوجاتے ہین بارش کے قبل پختہ ہونیکی صورت
یہی ہے کہ انگور کے درخت حسب ہدایت مندرجہ کتاب ہذا چھانٹے جائیں
جب درختون کے چھانٹنے مین دیر ہوگی پہل بھی دیر کرکے پختہ ہونگے اور
جہان برسات آگئی پھر پہلون کا ذائقہ بھی برا ہوجاتا ہے لذیذ ترین انگور
گرم ترین ایام مین تیار ہوتے ہین اسی لئے آمد برشکال کے قبل انگورونکی
پختہ ہوجانیکی طرف توجہ لازم ہے۔
انگورون کے پختہ ہونیکا بہترین زمانہ ملک دکن کے لئے ماہ مارچ اور
بنگالہ و بہار کیواسطے مئی اور اضلاع ممالک مغربی و شمالی کے لئے جون ہے

جب انگور کی خوشے ممتاز تشکل ہو جائین تب اونپر کپڑے کی تہیلیان چڑہانا درکار ہوگا ورنہ طیور اور دیگر ضرر رسان جانور اونکے دانون کو خراب کر ڈالینگے ایسا نہین کرنے سے انگور کی عمدہ پیداوار اکثر ضائع ہو جاتی ہے اور پہر اوسوقت کی حسرت احاطہ بیان سے باہر متصور ہے

انگور کے درخت قلم کے ذریعہ سے تیار ہوتے ہین - اسکے تیار کرنیکا سب سے آسان طریقہ یہی ہے - مولف نے تخم سے بہی تیار ہوتے دیکھا ہے مگر تخمی درخت کمزور ہوتے ہین قلم سے تیار کرنیکی ترکیب یہ ہے کہ آخر ماہ نومبر مین انگور کی شاخین کاٹکر زمین مین ترچھے طور پر گاڑ دی جائین اور چارونطرف کی زمین خوب مٹی سے دبا دی جائے - قلم جو زمین مین گاڑی جائین ایک بالشت کے برابر ہون اور اور دو آنکھین جہان سے نئی شاخین نکلین گی زمین سے باہر رکھی جائین اگر زیادہ قلم تیار کرنا ہو آور زیادہ شاخین قلم کے واسطے میسر نہون تو طول مین قلمون کو کم کر دینا مضایقہ نہین رکھتا ہو اس صورت مین قصر کے سبب صرف ایک آنکھ کو زمین سے باہر رکھنا چاہئے - قلمون کے تیار کرنیکے لئے زمین نہایت نرم اور بالو آمیز درکار ہے سخت کیواں زمین مین قلم تیار نہ ہو سکینگی قبل اسکے کہ قلم سب داخل زمین کی جائین زمین کو درست کر لینا ضروری ہے بحسب حاجت ان قلمون کو سیراب بہی رکہنا درکار ہوگا -

واضح ہو کہ لاہور و سہارنپور و لکھنؤ وغیرہ کے سرکاری باغون مین چند اقسام کی انگور کے تیار قلم بکثرت فروخت ہوتی ہین - حضرات اہل شوق تیاری تاکستان کی لئے نئے درخت ان سرکاری کارخانون سے منگوالین بلا تردد عمدہ عمدہ اقسام کی انگور کے درخت عرصہ قلیل مین بہم ہو جائینگے -

انگور کے بیدانہ کرنیکی ترکیب وہی ہے جو لیچو کے بیان مین ذکر یا چکی ہے فقط

KITABUL ASMAR

BY

BANKIPORE:

Printed by Syed ... at
The ... Press

1887.

To be had at the ...